۲۰ جنوری تا ۲ فروری ۲۰۲۵ ☆☆☆ 20 JAN TO 02 FEB, 2025

صارفین سے سرکار تک

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

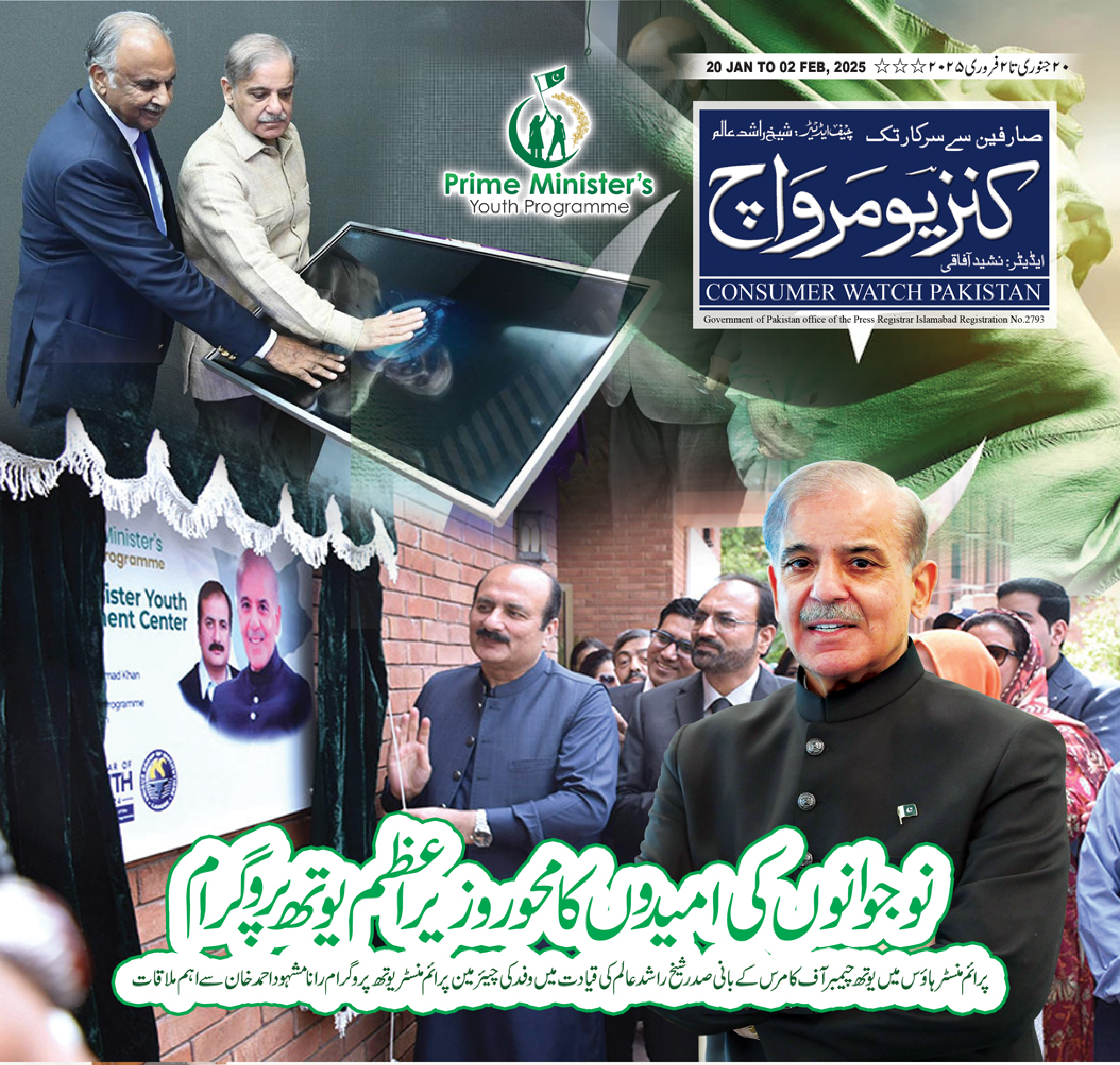

نوجوانوں کی امیدوں کا محور وزیراعظم یوتھ پروگرام

پرائم منسٹر ہاؤس میں یوتھ چیمبر آف کامرس کے بانی صدر شیخ راشد عالم کی قیادت میں وفد کی چیئرمین پرائم منسٹر یوتھ پروگرام رانا مشہود احمد خان سے اہم ملاقات

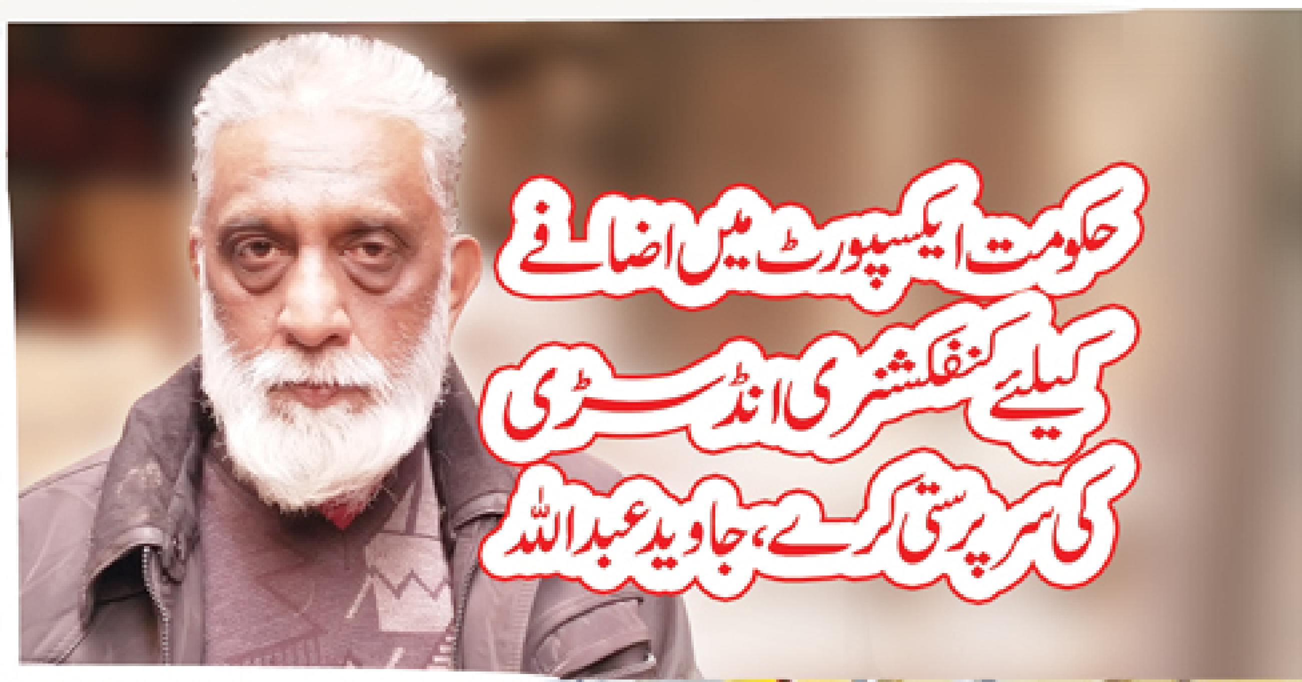

حکومت ایکسپورٹ میں اضافے کیلئے کنفکشنری انڈسٹری کی سرپرستی کرے، جاوید عبداللہ

پاکستانی بینکوں نے اپنے علاقائی حریفوں کو پیچھے چھوڑ دیا

روزگار کی تلاش، 7 لاکھ سے زائد پاکستانی وطن چھوڑ گئے

ذاتی ڈیٹا افشا کرنے پر فیس بک کی مالک کمپنی میٹا پر جرمانہ

نیویارک (کنزیومر واچ نیوز) فیس بک کی مالک کمپنی میٹا پر ذاتی ڈیٹا افشا کرنے پر 251 ملین یورو یعنی 75 ارب 63 کروڑ روپے کا جرمانہ عائد کر دیا گیا۔ خبر ایجنسی اے ایف پی کے مطابق آئرش ریگولیٹر، جو یورپی یونین کے ڈیٹا پرائیویسی کو نگرانی فراہم کرتا ہے، نے منگل کو اعلان کیا کہ اس نے میٹا پر 251 ملین یورو (263 ملین ڈالر) کا جرمانہ عائد کیا ہے۔ یہ جرمانہ ایک ڈیٹا تحفظ کی خلاف ورزی پر عائد کیا گیا ہے جس کے نتیجے میں فیس بک اکاؤنٹس ہیک ہو گئے تھے۔ ڈیٹا پروٹیکشن کمیشن نے میٹا پر اس کی ویڈیو اپ لوڈ کی خصوصیت میں سیکیورٹی کے ایک نقص پر تنقید کی، جسے ہیکرز نے استعمال کر کے دوسرے صارفین کے فیس بک پروفائلز تک مکمل رسائی حاصل کر لی تھی۔

ملک میں انٹرنیٹ کی رفتار سست کیوں؟ تحقیقات مکمل

اسلام آباد: (کنزیومر واچ نیوز) پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) نے ملک میں انٹرنیٹ کی رفتار میں سست روی کے معاملے پر تحقیقات مکمل کر کے ٹیلی کام آپریٹرز کے نیٹ ورکس کے مسائل کی تفصیلات سمیت مکمل رپورٹ وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی (آئی ٹی) کو ارسال کر دی ہے۔ پی ٹی اے ذرائع کا کہنا ہے کہ ایک ٹیلی کام کمپنی کو سوشل میڈیا اور ویب براؤزنگ میں مسائل کا سامنا رہا ہے، ایکس پر بلاکنگ کے مسائل آئے، ویب براؤزنگ اور ڈیٹا سروسز پر رپورٹ نہیں ہوئے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ ایک ٹیلی کام آپریٹر نے تمام بڑی ایپلیکیشنز میں ڈیٹا ٹریفک میں کمی رپورٹ کی، فکسڈ لائن آپریٹرز نے بھی انٹرنیٹ کی سست رفتاری کے دوران مسائل کا تذکرہ کیا ہے۔ پی ٹی اے حکام کا کہنا ہے کہ وی پی این کے بڑھتے استعمال نے بینڈوتھ پر اضافی بوجھ ڈالا، اس لیے انٹرنیٹ طلب کو پورا کرنے کے لیے بینڈوڈتھ کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ ذرائع کے مطابق پی ٹی اے نے اپنی تحقیقاتی رپورٹ وزارت آئی ٹی کو ارسال کر دی ہے، جس میں ٹک ٹاک، وٹس ایپ، فیس بک اور انسٹاگرام کی سروسز متاثر ہونے کی نشان دہی کی گئی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ویڈیو اسٹریمنگ، کالز اور ویب براؤزنگ میں سست رفتاری کی شکایت سامنے آئی ہے۔

چین کی 6 جی انٹرنیٹ کی جانب اہم پیش رفت

بیجنگ (کنزیومر واچ نیوز) چین نے سیٹلائٹ سے زمین تک لیزر کمیونیکیشن میں نئی کامیابی حاصل کرتے ہوئے ایلون مسک کی اسٹار لنک کو پیچھے چھوڑ دیا۔ چین کی جانب سے حاصل کی جانے والی اس کامیابی کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ 6 جی انٹرنیٹ کے ساتھ سیٹلائیٹ اور لیزر کمیونیکیشنز کا استعمال کرتے ہوئے دیگر ٹیکنالوجی کا حقیقت میں بدلا جانا قریب ہے۔ جیلن-1 سیٹلائٹ کونسٹیلیشن بنانے والی کمپنی چینگ گوانگ سیٹلائٹ ٹیکنالوجی نے یہ کامیابی گزشتہ ہفتے آزمائش کے دوران حاصل کی۔ کمپنی نے آزمائش میں 100 گیگابٹ فی سیکنڈ کی الٹرا ہائی اسپیڈ پر تصویری ڈیٹا کی منتقلی کی رفتار چھونے کی تصدیق کی۔ یہ رفتار کمپنی کی جانب سے بنائے گئے گزشتہ ریکارڈ سے 10 گنا زیادہ ہے۔ کمپنی کے مطابق یہ کامیابی ایک ٹرک پر بنائے گئے گراؤنڈ اسٹیشن اور جیلن-1 سیٹلائٹس میں سے ایک کے درمیان ریکارڈ کی گئی۔

ریئل می نے نیا سی 75 اسمارٹ فون پاکستان میں متعارف کرا دیا

اسلام آباد (کنزیومر واچ نیوز) چینی فون ساز کمپنی ریئل می نے اپنا نیا سی 75 اسمارٹ فون پاکستان میں متعارف کرا دیا۔ سال 2025 میں ریئل می کی جانب سے متعارف کرایا جانے والا سال کا پہلا فون صارفین کے لیے دلچسپ فیچرز رکھتا ہے۔ اس فون میں اینڈرائیڈ 14 آپریٹنگ سسٹم، 2 گیگا ہرٹز اوکٹا پروسیسر، ڈوئل سم، 8 میگا پکسل، f/2.0، (وائڈ) ویڈیو (1080p@30fps) فرنٹ کیمرا، ڈوئل کیمرا: 50 میگا پکسل، f/1.8 (وائڈ)، پی ڈی اے ایف + 2ndry ان اسپیسفائیڈ کیمرا، ایل ای ڈی فلیش ریئر کیمرا، 6.72 انچ ڈسپلے اسکرین، (نان ریموو ایبل)، 6000 ایم اے ایچ بیٹری، 256 جی بی بلٹ-ان، 8 جی بی ریم (+16 جی بی ایکسٹینڈڈ ریم) اور دیگر کئی فیچر شامل ہیں۔ ان فیچرز کے علاوہ فون ڈسٹ پروف اور واٹر پروف خصوصیات بھی رکھتا ہے۔ کمپنی کی جانب سے فون کی قیمت 54 ہزار 999 روپے رکھی گئی ہے۔

واشنگٹن (کنزیومر واچ نیوز) ایلون مسک کی اسپیس ایکس کی جانب سے 'ڈائریکٹ ٹو سیل' نامی سیٹلائٹ سروس کے ذریعے صارفین آئی فونز اور اینڈرائیڈ اسمارٹ فونز سے زمین کے کسی بھی کونے سے کہیں بھی کال کرنا ممکن ہو گیا۔ اس سروس کی خاص بات یہ ہے کہ اسمارٹ فونز میں کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت نہیں ہوگی بلکہ بس ڈیوائس میں ایل ٹی ای سپورٹ ہونا ہی کافی ہوگا۔ یہ سروس موبائل رابطوں کو بدل کر رکھ دے گی۔ اب زمین کے ان علاقوں سے بھی کالز کر سکیں گے جہاں ابھی موبائل فون استعمال کرنا ممکن

ایلون مسک موبائل فون میں حیران کن تبدیلیاں لانے کے لئے سرگرم

نہیں۔ اس سروس کے لیے سیٹلائٹس میں ایسے موڈیم نصب کیے گئے ہیں جو انہیں کسی موبائل ٹاور کی طرح کام کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں اور وہ خلا سے براہ راست اسمارٹ فونز میں فون سگنل بیم کرتے ہیں۔ یوکرین ان اولین ممالک میں سے ایک ہوگا جہاں یہ سروس متعارف کرائی جائے گی۔ اسی مقصد کے لیے یوکرین کے موبائل آپریٹر Kyivstar نے اسٹارلنک کے ساتھ معاہدہ کیا ہے تاکہ ڈائریکٹ ٹو سیل سیٹلائٹ سروس متعارف کرائی جا سکے۔ آغاز میں اس سروس میں میسجنگ کی سہولت دستیاب ہوگی اور بعد ازاں وائس اور ڈیٹا سروسز کو بھی اس کا حصہ بنایا جائے گا۔ دوسری طرف ایلون مسک نے ایکس پر اپنا نام تبدیل کر لیا۔ انہوں نے اپنی ایکس پروفائل کو اپ ڈیٹ کرتے ہوئے اپنا نام کیکئس میکسمس رکھ لیا ہے جب کہ پروفائل پکچر بھی تبدیل کر دی ہے۔

واشنگٹن (کنزیومر واچ نیوز) روبوٹک تحقیقاتی مشینری گزشتہ چھ دہائیوں سے نظام شمسی میں بھیجی جا رہی ہیں جو انسانوں کے لیے ناممکن منزلوں تک پہنچ جاتی ہیں۔ اس کی ایک مثال حال ہی میں پارکر سولر پروب ہے جس نے 10 روزہ فلائی بائی کے دوران 1000 ڈگری سیلسیس کا تجربہ کیا۔ لیکن ان خودمختار خلائی مشنز کی کامیابی اور آرٹیفیشل انٹیلی جنس کی جدت نے ایک سوال کھڑا کر دیا ہے کہ مستقبل میں خلائی تحقیقات میں اے آئی روبوٹ انسانوں کی جگہ لے لیں

خلائی تحقیقات میں اے آئی روبوٹ انسانوں کی جگہ لے لیں گے؟

گے؟ برطانیہ کے ماہر فلکیات لارڈ مارٹن ریس کا کہنا ہے کہ روبوٹس تیزی سے ترقی کر رہے ہیں اور مستقبل میں انسانوں کو خلا میں بھیجنے کا امکان کم سے کم ہوتا جا رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ویسے بھی میں نہیں سمجھتا کہ کسی بھی ٹیکس دہندگان کا پیسہ انسانوں کو خلا میں بھیجنے کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ انسانوں کو خلا میں بھیجنے کا معاملہ ایک مہم جوئی کی حیثیت رکھتا ہے۔ امیر لوگوں کے لیے یہ ایک تجربہ ہوتا ہے لہٰذا اس کے لیے نجی طور پر مالی امداد کی جانی چاہیے مزید برآں انسانوں پر مبنی خلائی مشنز خود انسانوں کے لیے بھی ہر لمحہ اپنے اندر خطرے کا عنصر رکھتے ہیں۔ یونیورسٹی کالج لندن کے ماہر طبیعیات اینڈریو کوٹس نے لارڈ مارٹن کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ سنگین خلائی ریسرچ کے لیے میں روبوٹکس کو زیادہ ترجیح دیتا ہوں۔ وہ بہت طویل فاصلے تک جا سکتے ہیں اور مزید کام کر سکتے ہیں۔

20 JAN TO 02 FEB, 2025 ☆☆☆ ۲۰ جنوری تا ۲ فروری ۲۰۲۵

صارفین سے سرکار تک
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

https://www.facebook.com/ConsumerWatchKarachi/

مجلس ادارت:

• چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم • ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری • ایڈیٹر: نشید آفاقی
• شریعہ ایڈوائزر: مفتی عبداللہ صدیقی • لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ
• ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین • ڈائریکٹر بزنس ڈیویلپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی
• پریس منیجر: شکیل احمد خان

• رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

(مشرکو) جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو، وہ تمہاری طرح کے بندے ہیں (اچھا) تم ان کو پکارو اگر سچے ہو تو چاہیے کہ وہ تم کو جواب بھی دیں

سورۃ الاعراف-07 آیت نمبر 194

مجھے ہے حکم اذاں..................!

ہر پاکستانی کا قرض 2 ہندسوں کی رفتار سے بڑھ کر گزشتہ مالی سال کے اختتام تک قریبا 302,000 روپے تک پہنچ گیا۔ نئی مالیاتی پالیسی کے مطابق حکومت بجٹ خسارہ پارلیمنٹ کے ایکٹ میں طے شدہ حد تک محدود نہیں کرسکی۔ گزشتہ مالی سال میں وفاقی بجٹ کا خسارہ قانونی حد سے دوگنا یا 4 کھرب روپے سے تجاوز کر گیا۔ وفاقی بجٹ کا خسارہ ملکی پیداوار کے 3.5 فیصد تک محدود رکھنے کے قانونی تقاضے کے برعکس 7.3 فیصد یا 7.7 کھرب روپے ہوگیا۔ یہ بجٹ کے ہدف سے قدرے زیادہ تھا۔ وزارت خزانہ سے جاری پالیسی بیان کے مطابق گزشتہ مالی سال کے اختتام تک فی کس قرضوں کے بوجھ میں 30,690 روپے یا 11.3 فیصد اضافہ ہوا۔ قانون حکومت کو پابند کرتا ہے وہ مالیاتی ذمہ داری اور قرض کی حد بندی ایکٹ کی کسی بھی خلاف ورزی کی وجوہات کے ساتھ جنوری کے آخر تک قومی اسمبلی کے سامنے پالیسی بیان جمع کرائے۔ اس کیلئے تیار کردہ مالیاتی پالیسی بیان کے مطابق، فی کس قرضہ مالی سال 2023 میں 271,264 روپے سے بڑھ کر 2024 کے دوران 301,954 روپے ہوگیا۔ وزیر خزانہ اور سیکرٹری خزانہ نے 7 جنوری تک دستیاب معلومات کی بنیاد پر بیان کردہ تجزیہ اور اعداد و شمار کی صداقت کی تصدیق کی ہے۔ حکومت نے وفاقی بجٹ کا خسارہ قانونی حد تک محدود کرکے درست مالیاتی انتظام کے بنیادی اصول کی خلاف ورزی کی۔ رپورٹ کے مطابق سرکاری قرضے میں گزشتہ عرصے میں 15 فیصد اضافہ ہوا۔ قرض پر زیادہ سود کی ادائیگیوں اور شرح مبادلہ میں کمی کے اثر کی وجہ سے یہ 62.9 کھرب روپے سے بڑھ کر 72.3 کھرب روپے تک پہنچ گیا۔ معیشت کے حجم کے لحاظ سے عوامی قرض جون 2023 میں 74.8 فیصد سے کم ہوکر جون 2024 میں 67.2 فیصد رہ گیا۔ مارک اپ ادائیگیوں میں اضافے کی وجہ سے حکومتی اخراجات بجٹ تخمینے سے 11.7 فیصد زیادہ بڑھ گئے لیکن نان مارک اپ اخراجات بجٹ کی حدود کے اندر رہے۔ افراط زر میں کمی آئی اور بنیادی مالیاتی توازن میں سرپلس، کرنٹ اکاونٹ کا خسارہ نہ ہونے کے برابر اور مستحکم شرح مبادلہ تھا۔ بہترین پالیسی، مالیاتی استحکام اور ٹارگٹڈ سبسڈیز نے معیشت بحال کرنے میں اہم کردار ادا کیا لیکن موجودہ اخراجات بجٹ کے تخمینے کے 105.5 فیصد تک پہنچ گئے جو بلند شرح سود کی وجہ سے مارک اپ کی ادائیگیوں میں اضافہ کے باعث ہوا۔ مالی سال 2024 کے بجٹ میں ترقیاتی اخراجات کا تخمینہ لگایا گیا 1.14 کھرب روپے تاہم پی ایس ڈی پی میں 218 ارب روپے کی کٹوتی کی وجہ سے اصل اخراجات 1.03 کھرب روپے تک کم ہوگئے۔ رپورٹ میں بتایا گیا محصولات میں معمولی کمی دیکھی گئی جس کے باعث بجٹ خسارے کا ہدف جی ڈی پی کے 7.1 فیصد میں اضافے کے باعث 7.3 فیصد رہا۔ مالیاتی خسارے میں اضافے کا باعث بننے والے عوامل مالیاتی انتظام سے باہر تھے، جس میں اعلی شرح سود اور شرح مبادلہ میں کمی شامل تھی۔ بجٹ کا تخمینہ 9.415 کھرب روپے ہے۔ صوبوں کو منتقلی کے بعد خالص محصولات وفاقی حکومت کے پاس رہیں جو بجٹ تخمینوں کا 97.5 فیصد تھی۔ معیشت کی یہ صورتحال تشویشناک ہے ہمیں سنجیدگی سے ایسے اقدامات کرنے ہوں جس سے ہماری معیشت کی صورتحال بہتر ہوسکے۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر کنزیومر واچ

ٹاپ اسٹوریز Top Stories

Consumer Watch

PAGE 04

نوجوانوں کی امیدوں کا محور وزیراعظم یوتھ پروگرام

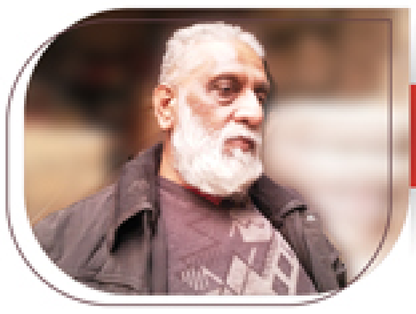

PAGE 08

حکومت ایکسپورٹ میں اضافے کیلئے کنفکشنری انڈسٹری کی سرپرستی کرے، جاوید عبداللہ

PAGE 06

پاکستانی بینکوں نے اپنے علاقائی حریفوں کو پیچھے چھوڑ دیا

PAGE 10

دھابیجی اکنامک زون مئی تک مکمل کرلیا جائے گا، خلیل ہاشمی

PAGE 07

روزگار کی تلاش، 7 لاکھ سے زائد پاکستانی وطن چھوڑ گئے

PAGE 14

چین میں یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام، اور گوگل کے بغیر زندگی کا تجربہ

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

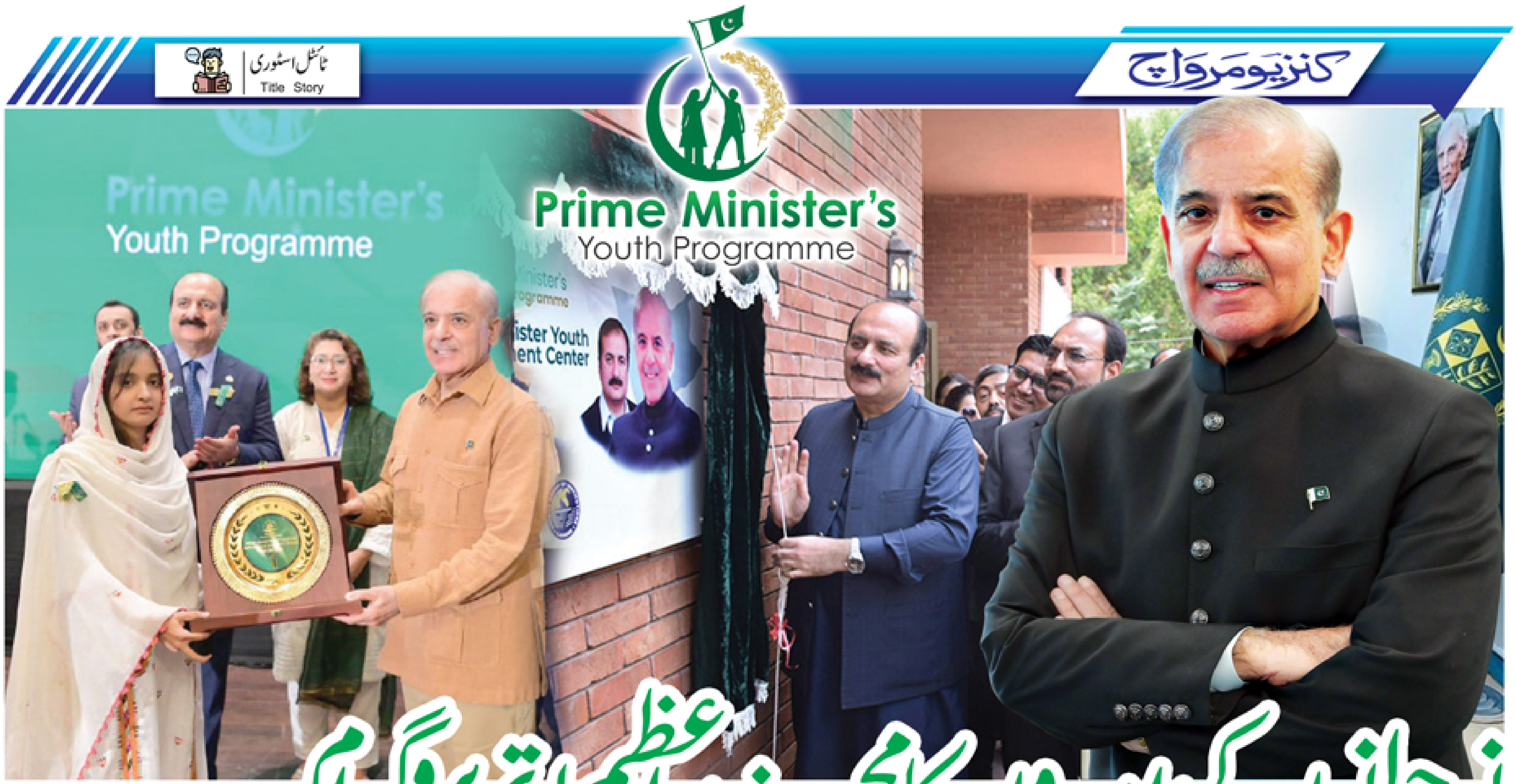

نوجوانوں کی امیدوں کا محور وزیر اعظم یوتھ پروگرام

وفاقی حکومت نوجوانوں کے اندر موجود ناقابل یقین صلاحیتوں کو بااختیار بنانے، ترقی دینے اور نکھار پیدا کرنے کے لیے پرعزم ہے

پاکستانی نوجوانو! خوابوں کو بلند ہونے دو، آپ کی توانائی قوم کی ترقی کی اہم ضرورت ہے، ہم اس سفر میں آپ کی رہنمائی اور مدد کریں گے

رانا مشہود احمد خان پرائم منسٹر یوتھ پروگرام کے چیئرمین ہیں جو وزیر اعظم کے وژن کے مطابق پروگرام کو تیزی سے آگے بڑھا رہے ہیں

پرائم منسٹر ہاؤس میں یوتھ چیمبر آف کامرس کے بانی صدر شیخ راشد عالم کی قیادت میں وفد کی چیئرمین پرائم منسٹر یوتھ پروگرام رانا مشہود احمد خان سے ملاقات، پروگرام پر تبادلہ ءخیال، پرائم منسٹر یوتھ پروگرام میں یوتھ چیمبر آف کامرس کے کردار اور مستقبل کے لائحہ عمل پر تفصیلی گفتگو

تعارف: رانا مشہود احمد خان چیئرمین پرائم منسٹر یوتھ پروگرام

رانا مشہود احمد خان کا تعلق ایک معزز گھرانے سے ہے جس میں سیاسی اور قانونی شعور موجود ہے۔ ان کے مرحوم والد رانا عبدالرحیم معروف قانون دان تھے اور انہیں ان کی قومی خدمات پر پاکستان موومنٹ گولڈ میڈل سے نوازا گیا تھا۔ وکیل بننے کے بعد رانا مشہود احمد خان کو سیاست میں بھی دلچسپی پیدا ہوئی، رانا مشہود نے 2000 میں مسلم لیگ ن لائرز فورم پنجاب کے صدر کا عہدہ سنبھالا۔ 2001 میں وہ لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے کم عمر ترین جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ 2002 میں وہ پی پی 149 سے رکن صوبائی اسمبلی منتخب ہوئے اور غیر جمہوری قوتوں کے خلاف مضبوطی سے کھڑے رہے۔ اسی سال متحدہ اپوزیشن کی حمایت سے انہوں نے پنجاب اسمبلی کے اسپیکر کے عہدے کے لیے الیکشن لڑا اور لاہور کے میئر کے لیے 2005 کے الیکشن میں جمہوریت نواز جماعتوں کی نمائندگی کی۔ 2008 میں وہ دوبارہ پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے اور پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر کی ذمہ داری سنبھالی۔ 2013 میں، انہوں نے اسی حلقے سے ایک بار پھر عوام کا اعتماد حاصل کیا اور صوبائی وزیر برائے تعلیم، اعلیٰ تعلیم، یوتھ، کھیل، سیاحت اور آثار قدیمہ کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ انہوں نے تعلیمی شعبے میں انقلابی اصلاحات کے جامع پروگرام جیسے، انٹرن شپ، ایجوکیشن انڈومنٹ فنڈ، پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن، اور دیگر تعلیمی منصوبوں پر عمل درآمد کیا۔ انہوں نے 2012، 2013 اور 2014 میں عظیم الشان یوتھ فیسٹیولز کا انعقاد کیا، جس میں صوبے بھر سے کھلاڑیوں نے حصہ لیا، انھوں نے کھیلوں کے میدانوں کو زندہ اور آباد کیا اور متعدد عالمی ریکارڈز قائم کیے۔ 2018 میں عوام نے انہیں پی پی 152 سے ایک بار پھر منتخب کر کے اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کیا۔ وزیر اعظم نے رانا مشہود احمد خان پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ان کو وزیر اعظم یوتھ پروگرام کا چیئرمین مقرر کر دیا ہے۔

نمائندہ خصوصی

رانا مشہود احمد خان پرائم منسٹر یوتھ پروگرام کے چیئرمین ہیں جو وزیر اعظم کے وژن کے مطابق پروگرام کو تیزی سے آگے بڑھا رہے ہیں اسی حوالے سے پرائم منسٹر ہاؤس میں یوتھ چیمبر آف کامرس کے بانی صدر شیخ راشد عالم کی قیادت میں وفد کی چیئرمین پرائم منسٹر یوتھ پروگرام رانا مشہود احمد خان سے ملاقات، پروگرام پر تبادلہ ءخیال، پرائم منسٹر یوتھ پروگرام میں یوتھ چیمبر آف کامرس کے کردار اور مستقبل کے لائحہ عمل پر تفصیلی گفتگو کی گئی، پرائم منسٹر یوتھ پروگرام کیا ہے اور نوجوان اس سے کس طرح استفادہ کر سکتے ہیں، اس پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہیں، پرائم منسٹر یوتھ پروگرام کے ذریعے ملک بھر میں بااختیار بنانے کی ایک طاقتور لہر پھیل رہی ہے، جو اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ کوئی خواب ادھورا نہ رہ جائے۔ ہمارے روشن اور پرجوش نوجوانوں کی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے، یہ پروگرام ایک خوشحال اور اختراعی پاکستان کی بنیاد رکھ رہا ہے۔ پرائم منسٹر یوتھ پروگرام ہمارے نوجوانوں کی بے پناہ صلاحیتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا گیا ہے، پرائم منسٹر یوتھ پروگرام نے نوجوانوں کو بااختیار بنانے اور ان کے ہاتھ مضبوط کے لیے خود کو وقف کر رکھا ہے۔ 2023 میں 10 ویں سالگرہ منانے کے ساتھ ہی پرائم منسٹر یوتھ پروگرام نے نوجوانوں کے ذہنوں کو تقویت دینے کے لیے اپنے عزم کی ایک بار پھر تجدید کی جس میں ان کی حقیقی صلاحیت کا ادراک کرنے میں ان کی مدد کرنا شامل ہے ہمارا وژن معیاری تعلیم، مہذب روزگار، بامعنی مشغولیت فراہم کرنا اور مربوط، متحرک اور پائیدار اقدامات کرنا ہے۔

ہمارا وژن

ہمارا وژن پاکستان کے نوجوانوں کے لیے معیاری تعلیم، معقول روزگار، اور بامعنی مصروفیات

پرائم منسٹر یوتھ پروگرام کے چیئرمین رانا مشہود احمد خان سے یوتھ چیمبر آف کامرس کے بانی صدر شیخ راشد عالم کی سربراہی میں وفد کی پرائم منسٹر ہاؤس میں اہم ملاقات کی تصاویر

وزیراعظم کا ڈیجیٹل یوتھ ہب!

ڈیجیٹل یوتھ ہب تعلیم، روزگار، مشغولیت اور ماحولیات میں متنوع مواقع کے لیے نوجوانوں کی "ون اسٹاپ شاپ" ہے۔ حکومت نوجوانوں کے اندر موجود ناقابل یقین صلاحیت کو بااختیار بنانے اور ترقی دینے کے لیے پرعزم ہے۔ اپنی صلاحیتوں کو دریافت کریں، اور اپنے خوابوں کو بلند ہونے دیں۔ آپ کی توانائی،

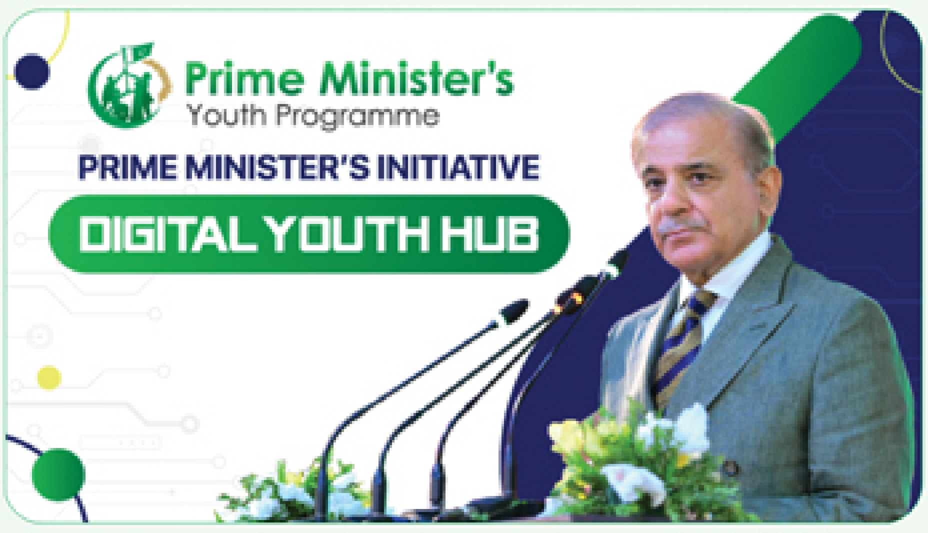

خیالات اور جوش قوم کی ترقی کی اہم ضرورت ہے۔ اس اقدام کے ذریعے، ہم آپ کے سفر میں آپ کی رہنمائی اور مدد کریں گے۔ اسکالرشپ اور انٹرپرینیورشپ کو فروغ دینے سے لے کر نوکری کی تلاش اور رضاکارانہ طور پر۔ صحت اور بہبود کے لیے کھیلوں کی سرگرمیوں میں مشغول ہونا اور ماحولیاتی اختراع کو فروغ دینا وہ اہم پہلو ہیں جن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔
ہم مل کر ایک روشن، مضبوط اور زیادہ متحرک پاکستان بنائیں گے۔

کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔ ہم ماحول کے لیے گہرا احترام پیدا کرنے اور نوجوانوں کو ان مہارتوں اور اعتماد کے ساتھ بااختیار بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، ہمارا مقصد نوجوانوں کو پاکستان کی ترقی اور معاشی استحکام میں مثبت کردار ادا کرنے کے قابل بنانا ہے۔

ہمارا مشن

پرائم منسٹر یوتھ پروگرام کے ذریعے ہمارا مشن نوجوانوں کی ترقی میں سرمایہ کاری کرنا ہے، انہیں ہنرمند، پراعتماد، وسائل سے بھرپور اور خود انحصار بنانا ہے۔ نوجوانوں کو بااختیار بنا کر ہم انہیں اس قابل بنا سکتے ہیں کہ وہ پاکستان کی ترقی اور معاشی استحکام میں مثبت کردار ادا کر سکیں۔ اپنے اقدامات کے ذریعے، ہمارا مقصد نوجوانوں کو وہ مواقع فراہم کرنا ہے جن کے ذریعے انہیں کامیابی حاصل ہو۔ بڑھیں سیکھیں اور ملازمت حاصل کریں۔

پرائم منسٹرز یوتھ پروگرام نوجوانوں کو تعلیم حاصل کرنے، بڑھنے اور اپنی صلاحیتوں کو وسیع کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ نوجوانوں میں سرمایہ کاری ہماری قوم کی ترقی کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ پی ایم اسکلز ڈیولپمنٹ پروگرام اور یوتھ لیپ ٹاپ اسکیم کے ساتھ، ہمارا مقصد اپنے نوجوانوں کو روشن کل کے لیے تعلیم دینا ہے۔

تعلیم میں ہمارے اثرات

پرائم منسٹر یوتھ پروگرام نے نوجوانوں کو بااختیار بنا کر اور تبدیلی کے مواقع سے آراستہ کر کے تعلیم میں انقلاب برپا کیا، تعلیم یافتہ اور ہنرمند افراد کی ایک نسل کو روشن مستقبل کی تشکیل کے لیے تیار کیا ہے، اس موقع پر 600,000 لیپ ٹاپ، 216,151، اسکالرشپس 100,000 سرٹیفکیٹس تقسیم کیے گئے

ہمارے ساتھ اپنے افق کو وسیع کریں!

ہمارا ماننا ہے کہ معاشرے کا نتیجہ خیز رکن بننے کے لیے، ہمارے ملک کے ہر نوجوان شہری کو کام اور پڑھائی سے ہٹ کر صحت مند سرگرمیوں اور مصروفیات کا سامنا کرنا چاہیے۔ ہمارے اسپورٹس ٹیلنٹ ہنٹ پروگرام اور بے شمار تفریحی سرگرمیوں کے ساتھ، PMYP یقینی بناتا ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو ایک مضبوط اور پراعتماد نوجوان بنانے کے لیے صحت مند جسمانی سرگرمیوں تک رسائی حاصل ہو!

نیشنل یوتھ کونسل

نیشنل یوتھ کونسل ملک کی پالیسی سازی میں نوجوانوں کو شامل کرتی ہے اور انہیں نوجوانوں سے جڑے اہم مسائل کو اجاگر کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ کونسل ملک کے چند باصلاحیت اور سرشار نوجوانوں پر مشتمل ہے جنہوں نے اپنی کمیونٹیز کو تبدیل کیا ہے، اپنے کام کے لیے قومی اور بین الاقوامی پہچان حاصل کی اور جو اپنی قوم کو بہتر بنانے کے لیے وقف ہیں۔

قومی رضاکار کور

وزیراعظم کی قومی رضاکار کور وزیراعظم یوتھ پروگرام کی چھتری کے تحت کرنا وزیراعظم کا اقدام ہے جس کا مقصد ملک بھر میں رضاکاروں کی استعداد کار کو بڑھانا اور انہیں قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے تیار کرنا، غیر رسمی تعلیم کو فروغ دینا، رہائش میں اضافہ اور نوجوانوں کو معاشی طور پر بااختیار بنانا ہے۔ انٹرپرینیورشپ کی بنیادی تربیت کے ذریعے۔

پروجیکٹ میں تربیت کے چار موضوعاتی شعبے ہیں۔

1: تباہی کے خطرے میں کمی
2: موسمیاتی لچک
3: سیکھنے کے متبادل راستے
4: اقتصادی شمولیت (بنیادی کاروباری)

سبز انقلاب کا عزم!

PMYP ہماری قوم کے متحرک نوجوانوں میں ماحولیاتی بیداری اور پائیداری کو فروغ دینے کے لیے پرعزم ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہمارے نوجوان آنے والی نسلوں کے لیے ہمارے ماحول کے تحفظ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اپنے ماحولیاتی اقدامات کے ذریعے، ہم نوجوانوں کو ماحولیاتی تحفظ، فضلہ کے انتظام، اور پائیدار طریقوں میں تعلیم دینے اور ان میں مشغول کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

گرین یوتھ موومنٹ

گرین یوتھ موومنٹ (GYM) یونیورسٹی کے طلباء کو پائیدار ترقی، ماحول کی اختراع اور ماحولیاتی تحفظ کی سرگرمیوں میں شامل کرتی ہے تاکہ ہمارے ماحول کے تحفظ کے لیے نوجوان کارکنوں کی عمدہ ٹیم تشکیل دی جا سکے۔ ملک بھر میں 137 سے زیادہ یونیورسٹیوں میں GYM کلبوں کے ساتھ، ہم اپنے نوجوانوں کو کرہ ارض کے ذمہ دار بننے اور ایک سرسبز، زیادہ پائیدار مستقبل کی تعمیر کے لیے بااختیار بنانے کی امید کرتے ہیں۔

یوتھ چیمبر آف کامرس کے بانی صدر اور برانڈ فاؤنڈیشن کے سی ای او شیخ راشد عالم پرائم منسٹر یوتھ پروگرام کے چیئرمین رانا مشہود احمد خان کو برانڈ ریسرچ بک پیش کر رہے ہیں

پرائم منسٹر یوتھ پروگرام کے چیئرمین رانا مشہود احمد خان یوتھ چیمبر آف کامرس کے بانی صدر شیخ راشد عالم کو پنجاب گورنمنٹ کی کارکردگی پر شائع کیا گیا میگزین پیش کر رہے ہیں

پرائم منسٹر یوتھ پروگرام کے چیئرمین رانا مشہود احمد خان یوتھ چیمبر آف کامرس کے بانی صدر شیخ راشد عالم کی قیادت میں ملنے والے وفد سے گفتگو کر رہے ہیں

پاکستانی بینکوں نے اپنے علاقائی حریفوں کو پیچھے چھوڑ دیا

یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کی سربراہی میں پاکستان سے تعلق رکھنے والے چار قرض دہندگان نے ٹاپ 10 میں جگہ بنالی، گلوبل مارکیٹ انٹیلی جنس

ایس اینڈ پی گلوبل مارکیٹ انٹیلی جنس کے مطابق پاکستان کے بینکاری شعبے کے لیے ایک مثبت پیش رفت میں پاکستانی بینکوں نے اپنے علاقائی حریفوں کو پیچھے چھوڑتے ہوئے ایشیا پیسفک (اے پی اے سی) کے قرض دہندگان کی

1.68 ارب ڈالر ہے، نے مجموعی طور پر 159.7 فیصد حصص کا منافع ریکارڈ کیا اور خطے کے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے بینک اسٹاکس کی درجہ بندی میں دوسرے نمبر پر رہا۔ اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ یو بی ایل انڈونیشیا کے پی ٹی بینک

لمیٹڈ (107.1 فیصد) اور بینک آف پنجاب نے (98.4 فیصد) کا ریٹرن پیش کیا۔ دریں اثنا الائیڈ بینک لمیٹڈ (اے بی ایل) اور حبیب میٹروپولیٹن بینک لمیٹڈ بالترتیب 94.5 فیصد اور 93.2 فیصد ریٹرنز کے ساتھ 14 ویں اور 15

کی مارکیٹ کیپٹلائزیشن 31 دسمبر 2024 تک 100 ملین ڈالر سے زیادہ تھی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بہت سے پاکستانی بینکوں نے اپنے شیئر قیمت میں کمی کے بعد بہتری دکھائی جو کہ ملک کی معیشت کی کمزوری اور بڑھتی ہوئی مہنگائی جیسے

عوامل کی وجہ سے ہوئی تھی۔ پاکستان کی معیشت 2024 کے دوسرے نصف میں بحال ہوئی، جس میں بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کے فنڈنگ پروگرام کا اہم کردار تھا۔ گزشتہ سال جولائی میں پاکستان نے واشنگٹن میں قائم قرض دہندہ کے ساتھ 37 ماہ کی مدت پر مشتمل قرض پروگرام توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) پر دستخط کیے تھے۔ رپورٹ میں اے کے ڈی سیکورٹیز لمیٹڈ کے ڈائریکٹر ریسرچ اویس اشرف کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اسلام آباد کی جانب سے آئی ایم ایف کی چھتری تلے سخت مالیاتی اور مانیٹری پالیسیوں کو اپنانے کے ساتھ ساتھ حکومت کی ہموار منتقلی کے دوران بروقت بیرونی ادائیگیوں کی وجہ سے مقامی اسٹاک مارکیٹ میں بہتری آئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق عالمی بینک نے 10 اکتوبر 2024 کو کہا تھا کہ اس کے باوجود اصلاحات کا نفاذ مسلسل معاشی بحالی اور غربت

ٹاپ 15 میں 6 پوزیشنز حاصل کیں۔ ایس اینڈ پی گلوبل مارکیٹ انٹیلی جنس کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کی سربراہی میں

ارتھا گرہا انٹرنیشنل ٹی بی کے کے بعد دوسرے نمبر پر ہے جس کی مارکیٹ کیپ 270 ملین ڈالر ہے اور اس نے سال میں مجموعی منافع 193.2 فیصد

یونائیٹڈ بینک، جس کا مارکیٹ کیپٹلائزیشن 1.68 ارب ڈالر ہے، نے مجموعی طور پر 159.7 فیصد حصص کا منافع ریکارڈ کیا اور خطے کے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے بینک اسٹاکس کی درجہ بندی میں دوسرے نمبر پر رہا۔ اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ یو بی ایل انڈونیشیا کے پی ٹی بینک ارتھا گرہا انٹرنیشنل ٹی بی کے کے بعد دوسرے نمبر پر ہے جس کی مارکیٹ کیپ 270 ملین ڈالر ہے اور اس نے سال میں مجموعی منافع 193.2 فیصد حاصل کیا۔ یو بی ایل کے علاوہ ٹاپ ٹین میں شامل تین دیگر پاکستانی بینک نیشنل بینک آف پاکستان (این بی پی) نے 108.4 فیصد، بینک الفلاح لمیٹڈ (107.1 فیصد) اور بینک آف پنجاب نے (98.4 فیصد) کا ریٹرن پیش کیا

پاکستان سے تعلق رکھنے والے چار قرض دہندگان نے ٹاپ 10 میں جگہ بنائی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یونائیٹڈ بینک، جس کا مارکیٹ کیپٹلائزیشن

حاصل کیا۔ یو بی ایل کے علاوہ ٹاپ ٹین میں شامل تین دیگر پاکستانی بینک نیشنل بینک آف پاکستان (این بی پی) نے 108.4 فیصد، بینک الفلاح

ویں نمبر پر رہے۔ ایس اینڈ پی گلوبل مارکیٹ انٹیلیجنس کے مطابق اس درجہ بندی میں ایشیا پیسفک کے ان بینکوں کو شامل کیا گیا ہے جن

میں کمی کے لئے اہم ہے۔ گزشتہ سال پی ایس ایکس نے غیر معمولی کارکردگی دکھائی کیونکہ بینچ مارک کے ایس ای-100 انڈیکس میں مجموعی طور پر پاکستانی روپے کے اعتبار سے 85 فیصد (امریکی ڈالر میں 87 فیصد) کا اضافہ ہوا اور یہ سال کے آخری روز 115,259 پوائنٹس کی سطح پر بند ہوا۔ تاہم تاریخی تیزی کے باوجود مارکیٹ اپنی بلند ترین سطح سے نیچے ہے جو اس نے 2017 میں حاصل کی تھی۔

عالمی نمائش ہیم ٹیکسٹائل میں پاکستانی ایکسپورٹرز کو کامیابی حاصل

دنیا بھر کے 3 ہزار سے زائد مندوبین میں سے زیادہ تر پاکستانی پویلین میں پہنچ گئے، پاکستانی پویلین غیر ملکیوں کی توجہ کا مرکز

جرمنی کے تجارتی شہر فرینکفرٹ میں گھریلو ٹیکسٹائل مصنوعات کی سب سے بڑی عالمی نمائش ہیم ٹیکسٹائل میں پاکستانی ایگزی بیوٹرز کو کامیابی

اہمیت کے پیش نظر وسیع وعریض قومی پویلین بھی قائم کیا ہے، جس میں 64 چھوٹی کمپنیاں بھی شامل ہیں۔ قومی پویلین کا افتتاح فرینکفرٹ میں تعینات

پاکستانی قونصل جنرل شفاعت احمد کلیم نے کیا۔ اس موقع پر قونصل جنرل شفاعت کلیم کا کہنا تھا کہ نمائش میں بڑے پیمانے پر شرکت سے

پاکستانی برآمدات میں نمایاں اضافے کی توقع ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پچھلے سال تقریبا 2008 ایگزی بیوٹرز آئے تھے 270 سے زائد پاکستان

بیوٹرز شریک ہیں جن میں ٹریڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی پاکستان نے بھی اپنا پویلین قائم کیا ہے جبکہ پاکستانی نمائش کنندگان نے اپنے اسٹال کے سائز بھی بڑھائے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ نمائش میں پاکستانی ٹیکسٹائل کمپنیوں کی جانب سے ہوم ٹیکسٹائل۔ ٹاولز۔ بیڈ لینن۔ اپیرل اور دیگر مصنوعات کی نمائش کی جارہی ہے۔ میسے فرینکفرٹ پاکستان اپنے ایگزی بیوٹرز کو مکمل سہولت فراہم کرے گا، کسی کمپنی نے اگر کوئی پروڈکٹ بنائی ہو تو اس کی مارکیٹنگ کیلئے ہم انہیں مثبت مشورے بھی دیتے ہیں اور اس کی تشہیر کیلئے تمام ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ دوسری جانب نمائش کے منتظمین اور شرکت کرنے والے ایکسپورٹرز بھی پاکستان کو بڑے ایکسپورٹ آرڈرز ملنے کے لیے پر امید ہیں۔ پاکستان پویلین میں پاکستانی قونصلیٹ میں ٹریڈ آفیسر آمنہ نعیم مسلسل ایگزی بیوٹرز سے رابطے میں رہیں۔ عالمی نمائش میں چوتھے بڑے ملک کی حیثیت سے پاکستان کی شرکت کو نتیجہ خیز بنانے کے لیے قونصل خانے کے تحت تھریڈ کنیکٹ کے نام سے بزنس کانفرنس کا بھی انعقاد کیا ہے۔

حاصل ہوگئی۔ دنیا بھر کے 3 ہزار سے زائد ایگزی بیوٹرز میں سے زیادہ تر پاکستانی پویلین میں پہنچ گئے۔ نمائش میں پاکستان کے ایکسپورٹرز کی ریکارڈ تعداد نمائش میں حصہ لے رہی ہے پاکستانی پویلین غیر ملکیوں میں توجہ مرکز بنا ہوا ہے۔ گھریلو ٹیکسٹائل مصنوعات کی عالمی نمائش میں رواں سال پاکستان کی نمایاں موجودگی نے ملکی برآمدات بڑھانے کے واضح امکانات ظاہر کردیے ہیں۔ وفاقی وزارت تجارت نے نمائش کی

ریکارڈ تعداد میں 275 ایگزی

سے تھے اور اس سال بھی 274 سے زائد ایگزی بیوٹرز آئے ہیں، قوی امید ہے کہ پاکستان کی ایکسپورٹ اس نمائش کے ذریعے اضافہ ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ ہماری ٹیم مسلسل محنت کررہی ہے اور ہم جرمن، یورپ اور دنیا بھر کے خریداروں سے ون ٹو ون ملاقات کا اہتمام کررہے ہیں۔ پاکستان میں میسے فرینکفرٹ کے نمائندے ہادی صلاح الدین نے بتایا کہ ہیم ٹیکسٹائل نمائش میں پاکستان سے ریکارڈ تعداد میں 275 ایگزی

روزگار کی تلاش، 7 لاکھ سے زائد پاکستانی وطن چھوڑ گئے

گزشتہ سال پاکستانیوں کی بیرون ملک منتقلی میں 15 فیصد کمی ہوئی، کچھ افراد اس عمل پاکستان کیلیے نقصان دہ اور کچھ بہتر سمجھتے ہیں

برین ڈرین کو پاکستان میں ایک اہم مسئلہ سمجھا جاتا ہے، گزشتہ سال 2024 میں 727,381 پاکستانی بیرون ممالک ملازمتوں کے لیے گئے ہیں، 2023 میں یہ تعداد 862,625 تھی۔ اس طرح گزشتہ سال پاکستانیوں کی بیرون ملک منتقلی میں 15 فیصد کمی ہوئی ہے، کچھ افراد اس کو پاکستان کیلیے نقصان دہ اور کچھ بہتر سمجھتے ہیں۔ ایک جانب بیرون ممالک موجود پاکستانیوں کی جانب سے بھیجی گئی ترسیلات زر پاکستانی معیشت کی بحالی میں اہم کردار ادا کر رہی ہے، تو دوسری طرف یہ افراد اپنی اسکلز کو مزید نکھار کر نئی اسکلز اور جدید ٹیکنالوجی کو پاکستان میں منتقل کرنے کا سبب بھی بن رہے ہیں۔ اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار کے مطابق اوورسیز پاکستانیوں نے کیلنڈر ایئر 2024 کے دوران 34.634 ارب ڈالر پاکستان بھیجے، جنھوں نے ملک میں زرمبادلہ کے ذخائر کو مستحکم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے، یہ 2023 کے مقابلے میں 31.36 فیصد زیادہ ہیں۔ ماہر معیشت اسامہ صدیقی نے کہا کہ ترسیلات زر پاکستانی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی بن چکی ہیں، جو پاکستان کو اپنے امپورٹس کے بل ادا کرنے میں مدد فراہم کر رہی ہے۔ یہ مقامی معیشت کو رواں رکھتی ہے اور ماضی میں پاکستان مختلف معاشی چیلنجز سے ترسیلات زر کی مدد سے عہدہ برآں ہوا ہے۔ اس کے بغیر پاکستان کی معاشی حالت بہت زیادہ خراب ہوتی، اگرچہ ترسیلات زر ایک اہم عنصر ہے، لیکن اس کے باوجود ماہرین کا پاکستان چھوڑ جانا کچھ کنفیوژن پیدا کرتا ہے۔ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف ڈیولپمنٹ اکنامکس کی رپورٹ کے مطابق 2024 میں 2 لاکھ اسکلڈ اور پروفیشنل ورکرز نے پاکستان چھوڑا ہے۔ تاہم اس حوالے سے امریکا میں مقیم پاکستانی شیخ طاہر عمران نے کہا کہ اگرچہ برین ڈرین ایک المیہ ہے، لیکن کیا وہ پاکستان میں رہ کر اپنی صلاحیتوں کو مزید بڑھا سکتے ہیں۔ جبکہ ترقی یافتہ ممالک منتقلی کی صورت میں ایسے افراد نہ صرف اپنی صلاحیتوں میں اضافہ کرتے ہیں، بلکہ تعلیم، سرمایہ کاری اور انٹرپرینیوشپ کی منتقلی میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں، وہ عالمی مہارتیں اور ٹیکنالوجی واپس لاکر پاکستان کی ترقی کا حصہ بھی بنتے ہیں۔ ایک برطانوی پاکستانی سلمان سکندر نے کہا کہ ابھی بھی پاکستان میں لاکھوں پروفیشنلز موجود ہیں، حکومت اور پرائیویٹ کمپنیاں ان سے فائدہ کیوں نہیں اٹھا رہیں؟، دنیا اب گلوبل ویلج بن چکی ہے، اب ضرورت یہ ہے کہ ہر ملک میں پاکستانی ہوں، تاکہ وہ بھی بھارتیوں کی طرح دنیا کے اہم عہدوں پر براجمان ہوسکیں، اور اپنی قوم کی بہتر خدمت کرسکیں۔ بھارت میں سب سے زیادہ برین ڈرین ہے، لیکن وہ اس پر فخر کرتے ہیں، ایک بھارتی برطانیہ کا وزیراعظم رہ چکا ہے، اس وقت امریکی صدر کی کابینہ میں بھی بھارتی شامل ہیں، پاکستان کو بھی اس مقام تک پہنچنے کیلیے برین ڈرین میں مزید اضافہ کرنا ہوگا۔

ہر پاکستانی 3 لاکھ 2 ہزار روپے کا مقروض ہو گیا، وزارت خزانہ

معیشت کے حجم کے لحاظ سے عوامی قرض جون 2023 میں 74.8 فیصد سے کم ہو کر جون 2024 میں 67.2 فیصد رہ گیا

ہر پاکستانی کا قرض 2 ہندسوں کی رفتار سے بڑھ کر گزشتہ مالی سال کے اختتام تک قریبا 302,000 روپے تک پہنچ گیا۔ نئی مالیاتی پالیسی کے مطابق حکومت بجٹ خسارہ پارلیمنٹ کے ایکٹ میں طے شدہ حد تک محدود نہیں کر سکی۔ گزشتہ مالی سال میں وفاقی بجٹ کا خسارہ قانونی حد سے دوگنا یا 4 کھرب روپے سے تجاوز کر گیا۔ وفاقی بجٹ کا خسارہ ملکی پیداوار کے 3.5 فیصد تک محدود رکھنے کے قانونی تقاضے کے برعکس 7.3 فیصد یا 7.7 کھرب روپے ہو گیا۔ یہ بجٹ کے ہدف سے قدرے زیادہ تھا۔ وزارت خزانہ سے جاری پالیسی بیان کے مطابق گزشتہ مالی سال کے اختتام تک فی کس قرضوں کے بوجھ میں 30,690 روپے یا 11.3 فیصد اضافہ ہوا۔ قانون حکومت کو پابند کرتا ہے وہ مالیاتی ذمہ داری اور قرض کی حد بندی ایکٹ کی کسی بھی خلاف ورزی کی وجوہات کے ساتھ جنوری کے آخر تک قومی اسمبلی کے سامنے پالیسی بیان جمع کرائے۔ اس کیلیے تیار کردہ مالیاتی پالیسی بیان کے مطابق، فی کس قرضہ مالی سال 2023 میں 271,264 روپے سے بڑھ کر 2024 کے دوران 301,954 روپے ہو گیا۔ وزیر خزانہ اور سیکرٹری خزانہ نے 7 جنوری تک دستیاب معلومات کی بنیاد پر بیان کردہ تجزیہ اور اعداد و شمار کی صداقت کی تصدیق کی ہے۔ حکومت نے وفاقی بجٹ کا خسارہ قانونی حد تک محدود کر کے درست مالیاتی انتظام کے بنیادی اصول کی خلاف ورزی کی۔ رپورٹ کے مطابق سرکاری قرضے میں گزشتہ عرصے میں 15 فیصد اضافہ ہوا۔ قرض پر زیادہ سود کی ادائیگیوں اور شرح مبادلہ میں کمی کے اثر کی وجہ سے یہ 62.9 کھرب روپے سے بڑھ کر 72.3 کھرب روپے تک پہنچ گیا۔ معیشت کے حجم کے لحاظ سے عوامی قرض جون 2023 میں 74.8 فیصد سے کم ہو کر جون 2024 میں 67.2 فیصد رہ گیا۔ مارک اپ ادائیگیوں میں اضافے کی وجہ سے حکومتی اخراجات بجٹ تخمینے سے 11.7 فیصد زیادہ بڑھ گئے لیکن نان مارک اپ اخراجات بجٹ کی حدود کے اندر رہے۔ افراط زر میں کمی آئی اور بنیادی مالیاتی توازن میں سرپلس، کرنٹ اکاؤنٹ کا خسارہ نہ ہونے کے برابر اور مستحکم شرح مبادلہ تھا۔ بہترین پالیسی، مالیاتی استحکام اور ٹارگٹڈ سبسڈیز نے معیشت بحال کرنے میں اہم کردار ادا کیا لیکن موجودہ اخراجات بجٹ کے تخمینے کے 105.5 فیصد تک پہنچ گئے جو بلند شرح سود کی وجہ سے مارک اپ کی ادائیگیوں میں اضافہ کے باعث ہوا۔ مالی سال 2024 کے بجٹ میں ترقیاتی اخراجات کا تخمینہ لگایا گیا 1.14 کھرب روپے تاہم پی ایس ڈی پی میں 218 ارب روپے کی کٹوتی کی وجہ سے اصل اخراجات 1.03 کھرب روپے تک کم ہو گئے۔ رپورٹ میں بتایا گیا محصولات میں معمولی کمی دیکھی گئی جس کے باعث بجٹ خسارے کا ہدف جی ڈی پی کے 7.1 فیصد میں اضافے کے باعث 7.3 فیصد رہا۔ مالیاتی خسارے میں اضافے کا باعث بننے والے عوامل مالیاتی انتظام سے باہر تھے، جس میں اعلی شرح سود اور شرح مبادلہ میں کمی شامل تھی۔ بجٹ کا تخمینہ 9.415 کھرب روپے ہے۔ صوبوں کو منتقلی کے بعد خالص محصولات وفاقی حکومت کے پاس رہیں جو بجٹ تخمینوں کا 97.5 فیصد تھی۔

حکومت ایکسپورٹ میں اضافے کیلئے کنفکشنری انڈسٹری کی سرپرستی کرے، جاوید عبداللہ

پاکستان کے کاریگروں میں بے پناہ ٹیلنٹ موجود ہے، سہولتیں ملیں تو ہم کنفکشنری کی فیلڈ میں بھارت کا کریا کرم کرسکتے ہیں

ٹوبیکو سپاری سے بھارت بہت زیادہ زرمبادلہ کما رہا ہے تاہم سر توڑ کوشش کے باوجود وہ پاکستان کی سوئٹ سپاری کا مقابلہ نا کر سکا

یوٹیلٹی بلز، ٹیکسز اور دیگر وجوہات سے ہماری اشیاء کے دام بہت بڑھ گئے ہیں جس کی وجہ سے مقابلے میں مشکلات کا سامنا ہے

اسمگلنگ ہماری معیشت کے لئے زہر قاتل ہے، کالی بھیڑوں کے خلاف گھیرا تنگ اور قانونی کاروبار کرنیوالوں کو سہولتیں دی جائیں

جاوید عبداللہ آل پاکستان کنفکشنری ایسوی ایشن کے چیئر مین ہیں، وہ ایک مخلص تاجر رہنما کے طور پر نا صرف کنفکشنری کی دنیا بلکہ اسمال ٹریڈرز، کاٹیج انڈسٹری اور دیگر چھوٹے کاروباریوں میں بھی مقبول ہیں، ملکی معیشت، امپورٹ ایکسپورٹ، ٹیکسز، ڈیوٹیز اور دیگر امور پر ان کی گہری نظر ہے ہم نے ایک مختصری ملاقات میں ان کے تجربات کا نچوڑ حاصل کرنے کی کوشش کی ان سے کی گئی گفتگو قارئین کی نذر کی جارہی ہے۔

انٹرویو: نشید آفاقی

فوٹو گرافی: حسنین احمد

س: جاوید صاحب یہ بتایئے کہ آپ نے کہاں تک تعلیم حاصل کی اور آپ کو بزنس کی طرف کون لے کر آیا؟

ج: میں نے انٹر تک تعلیم حاصل کی ہے مجھے کاروبار کی طرف میرے والد صاحب لے کر آئے ہمارا خاندانی کاروبار مٹھائی سے متعلق ہے میں اپنے والد صاحب کے ہمراہ اس کاروبار سے منسلک ہوا میرے والد صاحب مٹھائی کے بہت اچھے کاریگر تھے میں نے ان سے ہی کام سیکھا اور ان کے معاون کے طور پر خدمات انجام دیتا تھا جب میرے والد صاحب کا انتقال ہوا تو تمام بھائیوں نے الگ الگ کاروبار کرلیا ابتدائی طور پر میں کپڑے کے کاروبار سے منسلک ہوا اس کے بعد مختلف کام کرتے ہوئے میں اس مارکیٹ میں آیا اور کنفیکشنری کے کاروبار سے منسلک ہوگیا۔ میں نے جب کپڑے کا کاروبار ختم کرنے کا فیصلہ کیا تو سوچا کہ مٹھائی کی دکان کھول لیتے ہیں اس حوالے سے میں کوئی جگہ ڈھونڈ رہا تھا میرے دوست نے کہا کہ کنفیکشنری کا کاروبار بہت اچھا ہے اور مٹھائی کے کاروبار سے ملتا جلتا بھی ہے بس میری قسمت میں اس مارکیٹ میں آنا لکھا تھا یہاں ایک دکان فروخت ہورہی تھی میں نے وہ دکان خرید لی یوں میں اس کاروبار کے ساتھ منسلک ہوگیا۔

س: آل پاکستان کنفکشنری ایسوی ایشن کے حوالے سے کچھ بتائیں یہ کیسے قائم ہوئی اور اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

ج: میں جب اس مارکیٹ میں آیا تو ایسوی ایشن موجود تھی پہلے یہ تنظیم کھجور بازار کنفیکشنری ایسوی ایشن کہلاتی تھی اس کے صدر اور جنرل سیکرٹری موجود تھے میں جب یہاں آیا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ مل کر ایسوی ایشن کے لیے کام کریں۔

س: وہ کون صاحب تھے جنھوں نے آپ کو مل کر کام کرنے کی آفر دی؟

ج: ایسوسی ایشن کے صدر ملک نور زمان صاحب کو شاید مجھ میں کوئی تحریکی ذہن نظر آیا جس کی وجہ سے وہ مجھ پر بہت زیادہ اعتماد کرتے تھے دیکھتے ہی دیکھتے میں نے ایسوی ایشن میں اپنی جگہ بنالی مجھے صدر کا اعتماد بھی حاصل تھا اس لیے کارکردگی کی بنیاد پر میں جنرل سیکرٹری منتخب ہوگیا پھر مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں تو بہت جونیئر ہوں اور میرا ایسوی ایشن میں بڑا عمل دخل ہوگیا چنانچہ میں نے اپنے عہدے سے استعفی دے دیا ہمارے وائس پریزیڈنٹ ہارون صاحب مرحوم نے مجھ سے کہا کہ میں اپنے عہدے سے استعفی دے دیتا ہوں اور تم وائس پریزیڈنٹ بن جاؤ ہمارے صدر زمان صاحب مجھ پر بہت زیادہ اعتماد کرتے تھے کہنے کو صدر تو نور زمان صاحب تھے مگر میں ان کے تمام کام کیا کرتا تھا ان کو مجھ سے ایسی محبت تھی جیسی ایک باپ کو اپنے بیٹے سے ہوتی ہے میں بھی ان کو بہت چاہتا تھا اور چاچا کہہ کر مخاطب کرتا تھا اسی دوران میری ملاقات عمر سیلیا صاحب سے ہوئی مجھے ان سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا 97، 98 میں آل پاکستان انجمن تاجران کے چیئر مین میاں عبدالمنان صاحب کے ساتھ کام کیا، عمر سیلیا نے جی ایس ٹی کے خلاف بھرپور تحریک چلائی ہم بھی ان کے ساتھ پیش پیش رہے ان دنوں شہر کے حالات کچھ بہتر نہیں تھے اسی لیے ملک نور زمان صاحب کے صاحبزادے کو گولی لگ گئی اس کے بعد وہ اپنے گاؤں چلے گئے تو تنظیمی معاملات مکمل طور پر میرے کنٹرول میں آگئے، کنفکشنری کے حوالے سے کھجور بازار بہت اہمیت کا حامل ہے جس طرح پورے ملک میں کراچی کی اہمیت ہے اسی طرح کنفکشنری کے میدان میں کھجور بازار کی اہمیت پورے ملک میں ہے۔

س: عمر سیلیا کی شخصیت کے بارے میں کچھ بتائیں؟

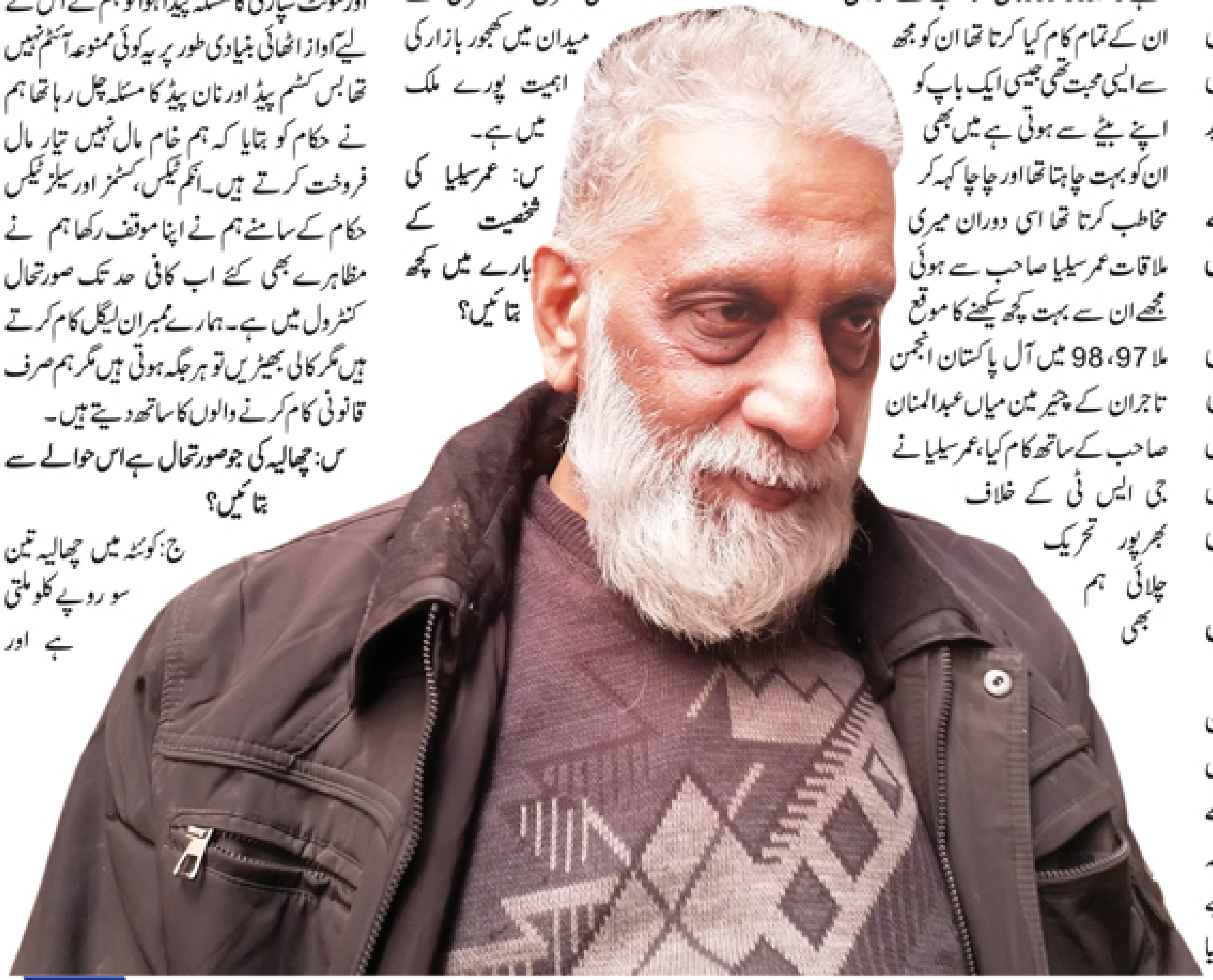

ج: عمر سیلیا بڑی دبنگ شخصیت کے مالک تھے، وہ نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرتے تھے وہ بتاتے تھے کہ آپ کہاں غلطی کررہے ہیں وہ کبھی جیلسی محسوس نہیں کرتے تھے بلکہ ساتھیوں اور کارکنوں کی ترقی سے خوش ہوتے تھے۔

س: آپ نے اپنی تنظیم کو کس طرح منظم کیا؟

ج۔ ہم نے اپنے دوستوں کے تعاون سے تنظیم کو منظم کیا آج ملک کے کونے کونے میں ہماری تنظیم موجود ہے ہم بڑی فیکٹریوں کے معاملات نہیں دیکھتے بلکہ کاٹیج انڈسٹریز دکاندار اور سپلائیرز کے مفادات کے تحفظ کے لیے کام کرتے ہیں چھوٹے مسائل تو مقامی تنظیمیں دیکھ لیتی ہے ہم بڑے مسائل کے لیے اجتماعی طور پر آواز بلند کرتے ہیں اور مل کر جدوجہد کرتے ہیں جیسے ابھی چھالیا اور سوئٹ سپاری کا مسئلہ پیدا ہوا تو ہم نے اس کے لیے آواز اٹھائی بنیادی طور پر یہ کوئی ممنوعہ آئٹم نہیں تھا بس کسٹم پیڈ اور نان پیڈ کا مسئلہ چل رہا تھا ہم نے حکام کو بتایا کہ ہم خام مال نہیں تیار مال فروخت کرتے ہیں۔ انکم ٹیکس، کسٹمز اور سیلز ٹیکس حکام کے سامنے ہم نے اپنا موقف رکھا ہم نے مظاہرے بھی کئے اب کافی حد تک صورتحال کنٹرول میں ہے۔ ہمارے ممبران لیگل کام کرتے ہیں مگر کالی بھیڑیں تو ہر جگہ ہوتی ہیں مگر ہم صرف قانونی کام کرنے والوں کا ساتھ دیتے ہیں۔

س: چھالیہ کی جو صورتحال ہے اس حوالے سے بتائیں؟

ج: کوئٹہ میں چھالیہ تین سو روپے کلو ملتی ہے اور

حب پہنچنے تک اس کے ریٹ پانچ سو روپے کلو ہو جاتے ہیں۔ کراچی میں اس کے ریٹ سات سوآٹھ سو روپے ہو جاتے ہیں۔ یہ ریٹ اسمگلنگ کے مال کے ہیں امپورٹ کی ہوئی چھالیہ تقریباً پندرہ سو، سولہ سو روپے کلو میں ملتی ہے اتنا بڑا فرق ہوتا ہے اسمگل شدہ مال کے سامنے لیگل کام کرنے والا نہیں ٹھہر سکتا یہ بات ہم نے حکام کو اچھی طرح سمجھائی اور اب الحمدللہ کافی حد تک مسائل حل ہو گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ لیگل کام کرنے والوں کو حکومت کی جانب سے سپورٹ ملنی چاہیے تا کہ وہ بہتر انداز میں کاروبار کریں تمام تاجر اور صنعت کار قانونی طریقے سے ہی کاروبار کرنا چاہتے ہیں مگر اس کے لیے حکومت کی جانب سے سہولتیں ملنی چاہیے اگر اسمگلنگ کی روک تھام ہوگی اور قانونی کام کرنے والوں کو سہولتیں دی جائیں گی تو اس سے قومی خزانے کے لیے ریونیو جنریٹ کرنے میں آسانی ہوگی اور ملک کو بہت فائدہ ہوگا میرے حساب سے اگر امپورٹ شدہ مال استعمال کرنے والوں کو سپورٹ فراہم کی جائے اور اسمگلنگ کی روک تھام ہو تو ریونیو چار گنا بڑھ سکتا ہے پہلے ہماری سویٹ سپاری تقریباً 60،70 ممالک کو ایکسپورٹ کی جاتی تھی اب صورتحال مختلف ہے اس وقت ٹوبیکو سپاری میں بھارت پوری دنیا میں چھایا ہوا ہے مگر ہمارے پاس بہت ٹیلنٹ موجود ہے ہم بھارت کا اچھا مقابلہ کر سکتے ہیں بھارت ٹوبیکو سپاری میں تو آگے ہے مگر سویٹ سپاری میں ہمارا مقابلہ نہیں کر سکا صوبہ سندھ میں گٹکے ماوے کے خلاف ایکٹ موجود ہے جبکہ دوسرے صوبوں میں اس قسم کا ایکٹ نہیں ہے اور اسی ایکٹ کی آڑ میں قانونی کام کرنے والوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے جو بہت نا انصافی کی بات ہے۔ کچھ سال پہلے تک ایران ہماری کنفیکشنری کا بڑا خریدار تھا مگر اب معاملہ الٹا ہو گیا ہے اور جو ہمارا خریدار تھا اب وہ ہمیں کم قیمت پر مال فراہم کر رہا ہے یوٹیلٹی بلز اور ٹیکسز کی وجہ سے ہماری اشیاء کے دام بہت بڑھ گئے ہیں جس کی وجہ سے وہ مقابلہ کرنا بہت مشکل ہے اس صورتحال کا نقصان معیشت کو ہو رہا ہے اور قومی خزانے کو خاطر خواہ ریونیو نہیں مل پاتا اس وقت صورتحال یہ ہے کہ صنعت کار ریٹ بڑھا کر اپنی کاسٹ کو پورا کر رہا ہے جو کہ کاروباری اصول سے نقصان دہ بات ہے انڈسٹری کو ترقی دینا ہے تو اس کے لیے ماحول بنانا ہوگا سہولتیں دینی ہوں گی الحمدللہ کنفیکشنری کے شعبے میں ہمارے ملک میں اتنا ٹیلنٹ موجود ہے کہ ہم دنیا کے بہت سے ممالک کو اپنا مال ایکسپورٹ کر سکتے ہیں مگر سہولتیں دینا ضروری ہے۔

س: کنفکشنری ایکسپورٹ کا اسکوپ ہے؟

ج: جی ہاں میں تو پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ اس کا بہت اسکوپ ہے۔ ایک کا نیج انڈسٹری کا مال مالدیپ جا رہا تھا وہ صاحب میرے پاس آئے انہوں نے کہا کہ میں ہر ماہ اس کا نیج انڈسٹری سے 40 کنٹینر مال منگواتا ہوں مگر اب انہوں نے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے اور مال دوسری کمپنی کو بھی دے رہے ہیں تو آپ اس معاملے میں میری کچھ مدد کریں اس صورتحال سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کنفیکشنری کے شعبے میں کس قدر اسکوپ موجود ہے کہ ایک چھوٹا سا ملک ہر مہینے 40 کنٹینر منگوا رہا تھا۔

س: کیا درست ہے کہ بھارت نمکو ایکسپورٹ سے بے پناہ زرمبادلہ کما رہا ہے؟

ج: بالکل درست بات ہے بھارت 70 سے زائد ممالک کو نمکو ایکسپورٹ کر کے زرمبادلہ کما رہا ہے جبکہ ہمارا نمکو معیار اور ذائقے میں بھارت کے نمکو سے بہت بہتر ہے اسی طرح بنگلہ دیش بھی نمکو ایکسپورٹ کر رہا ہے مگر اس کا معیار بھی اچھا نہیں ہے بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ ہم اچھا نمکو رکھتے ہوئے بھی ایکسپورٹ سے محروم ہیں اس حوالے سے پالیسی بنانے کی ضرورت ہے بحیثیت اسمال ٹریڈر ہماری تو یہی کوشش ہے کہ ہم جس حد تک ممکن ہو ملک کے معاشی استحکام کے لیے کوشش کریں میں آپ کو ایک اہم بات بتاؤں کہ ایران کی کنفیکشنری انڈسٹری نے پاکستانی کاریگروں کی بدولت ترقی کی ایران والے پاکستان سے کاریگروں کو لے جاتے تھے ان سے انہوں نے کام سیکھا کافی عرصے تک ایران کی کنفیکشنری انڈسٹری کے ریپرز بھی پاکستان میں پرنٹ ہوتے تھے۔

س: کا نیج انڈسٹری میں کوالٹی کنٹرول کا خیال رکھا جاتا ہے؟

ج: انڈسٹری میں تو کوالٹی کنٹرول کا خیال رکھا جاتا ہے مگر ہمارے سرکاری ڈیپارٹمنٹ میں زیادہ تجربہ کار لوگ موجود نہیں ہیں پہلے کے لوگ صورتحال کو سمجھتے تھے اور اس کو توازن کے ساتھ چلاتے تھے مگر جب سے نا تجربہ کاری آڑے آئی ہے معاملات الجھ گئے ہیں۔

س: کنفیکشنری کی کون سی ایسی پروڈکٹس ہیں جن کی بہتر طور پر ایکسپورٹ ہو سکتی ہے؟

ج: کنفیکشنری میں کافی چیزیں ہیں جس میں پاکستان کو بڑی مہارت حاصل ہے ویسے اگر چند چیزوں کا ذکر کیا جائے تو بسکٹ، نمکو کینڈیز اور سویٹ سپاری وغیرہ ایکسپورٹ کی جائیں تو نہ صرف یہ کہ یہ پروڈکٹس اپنی جگہ بنائیں گی بلکہ ملک کے لیے قیمتی زرمبادلہ بھی حاصل کریں گی۔ پاکستان ٹوبیکو سپاری بھی

ایکسپورٹ کر سکتا ہے کیونکہ اس وقت انڈیا ٹوبیکو سپاری کے ذریعے کافی زرمبادلہ کما رہا ہے ہم چاہیں تو اس کی جگہ لے سکتے ہیں ٹوبیکو سپاری پر کوئی بین نہیں ہے بس ایک بدمعاشی چل رہی ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے ہم سمجھتے ہیں کہ قانونی طور پر جو کاروبار کیا جائے اس کو حکومت کی جانب سے بھرپور سرپرستی ملنی چاہیے تاکہ ملک سے غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ ہو ہمارے ملک میں پہلے مزدور کو اتنی اجرت ملتی تھی کہ وہ بآسانی اپنے بچوں کو گوشت بھی کھلا سکتا تھا ان کی تمام ضروریات کو پورا کر کے برے وقت کے لیے کچھ بچا کر بھی رکھ سکتا تھا مگر اب اس کو اتنی اجرت بھی نہیں ملتی کہ وہ اپنے بچوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا سکے جب کہ اگر دو نمبر طریقے سے کمانے والوں کا موازنہ کیا جائے تو شہر کراچی کے بہت سے ایسے ریسٹورنٹ ہیں جہاں کھانا کھانے کے لیے لوگ گھنٹوں انتظار کرتے ہیں اور دوسری طرف ایسے لوگ ہیں جن کو ایک وقت کی روٹی بھی مشکل سے میسر ہے بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ ایسی پالیسیاں بننی چاہیں جس سے کاروبار کو فروغ حاصل ہو تا کہ ملک سے جلد از جلد غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ ہو۔

دھابیجی اکنامک زون مئی تک مکمل کرلیا جائے گا، خلیل ہاشمی

ملک بھر کے اسپیشل اکنامک زونز میں نئی جان ڈال کر ان کی افادیت کے بارے میں خدشات کو موثر طریقے سے دور کیا جا رہا ہے

گیس کی فراہمی کو محفوظ بنا دیا گیا اور ایک خودمختار بجلی کا نظام تیز رفتاری سے تیار کیا جا رہا ہے، چین میں تعینات پاکستانی سفیر کی گفتگو

پاکستان چینی سرمایہ کاروں اور شہریوں کو بہتر سیکیورٹی فراہم کرنے کے لئے پر عزم ہے اور اس ضمن میں اقدامات کئے جا رہے ہیں

چین میں پاکستان کے سفیر خلیل ہاشمی نے کہا ہے کہ دھابیجی اسپیشل اکنامک زون رواں سال مئی تک مکمل کرلیا جائے گا۔ خصوصی گفتگو کرتے ہوئے خلیل ہاشمی نے کہا کہ دوست ملک کی جانب سے ملک بھر کے اسپیشل اکنامک زونز میں نئی جان ڈالی جا رہی ہے، ان کی افادیت کے بارے میں خدشات کو موثر طریقے سے دور کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ رشکئی اسپیشل اکنامک

زون کے حوالے سے بھی نمایاں پیشرفت ہوئی ہے، جبکہ دھابیجی پر کام تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے، جس کی تکمیل مئی 2025 تک متوقع ہے۔ جہاں گیس کی فراہمی کو محفوظ بنا دیا گیا اور

ایک خودمختار بجلی کا نظام تیز رفتاری سے تیار کیا جا رہا ہے۔ وزارت منصوبہ بندی کے مطابق سندھ میں دھابیجی کا اسپیشل اکنامک زون سندھ میں 1،530 ایکڑ اراضی پر تیار کیا جا رہا ہے اور اسے دو مرحلوں میں تعمیر کرنے کا منصوبہ ہے۔ جس میں فیز I کے لیے 750 ایکڑ جبکہ فیز II کے لیے 780 ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے۔ پاکستانی سفیر نے مزید کہا کہ اس علاقے کو پورٹ قاسم تک آسانی سے رسائی حاصل ہے، جس سے خام مال کی درآمد اور تیار شدہ سامان کی برآمد کے لیے اندرون ملک نقل و حمل کے بڑے اخراجات اور وقت کی بچت ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ حکومت نے گزشتہ ماہ

12 بڑی چینی کمپنیوں کے وفد کے علاقے کا دورہ کرنے کے بعد بتایا ہے کہ چینی تجارتی وفد نے دھابیجی اکنامک زون میں ایک بلین ڈالرز کا میڈیکل سٹی قائم کرنے میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔ چین کے پاک چین اقتصادی راہداری کی رفتار پر تحفظات کے حوالے سے سوال پر انہوں نے کہا کہ یہ ایک خیال ہوسکتا ہے لیکن حقائق بتاتے ہیں کہ چین نے ملک میں ملازمتوں کے مواقع پیدا کرنے کے لئے 26 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کرکے گرڈ میں 8,800 میگاواٹ بجلی شامل کی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ سی پیک کے عمل میں سست روی کا تاثر درست نہیں ہے۔ خلیل ہاشمی نے کہا کہ پاکستانی

حکام چینی سرمایہ کاروں اور شہریوں کو بہتر سیکیورٹی فراہم کرنے کے لئے پر عزم ہیں اور اس ضمن میں اقدامات کئے جا رہے ہیں، کیونکہ چین پاکستان میں صنعتی ترقی کے لئے کوشاں ہے، تاہم یہ ممکن نہیں کہ کوئی بھی ملک اپنے شہریوں کی حفاظت کے لیے دوسرے ملک میں اپنی سیکیورٹی فورسز کو بھیجے۔ انہوں نے کہا کہ قراقرم ہائی وے کی بھاشا اور بونجی کے قریب تعمیر نو کی جائے گی، چین کے لیے 1700 سے 1800 ایکڑ اراضی پر کام ہو چکا ہے، اکنامک زونز کی ترقی میں سست روی کی بڑی وجہ زمین کے حصول کے لیے رئیل اسٹیٹ ماڈل ہے۔ پاکستانی سفیر نے برآمدات بڑھانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ وفاقی حکومت نے 21 شعبوں کی نشاندہی کی ہے جہاں چین کے ساتھ تجارت بڑھائی جا سکتی ہے۔

پی آئی اے کا اندرون و بیرون ملک نئی پروازیں شروع کرنے کا فیصلہ

25 جنوری سے پی آئی اے پشاور کراچی ہفتہ وار ایک پرواز، 21 جنوری سے سیالکوٹ تا دوحہ ہفتہ وار پرواز آپریٹ کرے گی

20 جنوری سے سیالکوٹ تا بحرین ہفتے میں دوطرفہ پروازیں، لاہور تا کویت 25 جنوری سے ہفتہ وار ایک پرواز آپریٹ ہوگی

طیارے کی آپریشنل ڈیوٹی میں شمولیت سے پی آئی اے کی گلگت، سکھر، تربت اور گوادر کی پروازوں کو تقویت ملے گی، سی ای او

قومی ایئر لائن نے اندرون و بیرون ملک نئی پروازیں شروع کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ ذرائع کے مطابق 20 جنوری سے سیالکوٹ سے بحرین ہفتے میں دوطرفہ پرواز آپریٹ ہوگی جب کہ لاہور سے کویت 25 جنوری سے ہفتہ وار ایک پرواز آپریٹ ہوگی۔ پی آئی اے لاہور سے دمام ہفتہ وار 2 پروازیں 22 جنوری سے آپریٹ کرے گی۔ 20 جنوری سے فیصل آباد اور جدہ کے درمیان ایک پرواز ہفتہ وار آپریٹ ہوگی۔ ذرائع نے بتایا کہ 25 جنوری سے پی آئی اے پشاور کراچی ہفتہ وار ایک پرواز آپریٹ کریگی جب کہ پی آئی اے 21 جنوری سے سیالکوٹ سے دوحہ ہفتہ وار پروازی آپریٹ کرے گی۔ پی آئی اے ان پروازوں بوئنگ 777 ایئر بس 320 طیارے استعمال کریگی۔ پی آئی اے کا ایک اور لانگ گرانڈڈ ایئی آر طیارہ آپریشنل ڈیوٹی میں شامل ہوگیا۔ سی ای او کے مطابق طیارے کی آپریشنل ڈیوٹی میں شمولیت سے پی آئی اے کی گلگت، سکھر، تربت اور گوادر کی پروازوں کو تقویت ملے گی۔ ترجمان کے مطابق پی آئی اے اپنے آپریشنل طیاروں میں اضافہ کرے گی کیونکہ یورپی ایوی ایشن سیفٹی ایجنسی کی جانب سے پی آئی اے پر پابندی ختم ہوچکی ہے۔ پی آئی اے نیٹ ورک کو یورپ اور برطانیہ تک بڑھانے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ منصوبے کے پہلے مرحلے میں بوئنگ 777 کے آپریشنل بیڑے کی تعداد 8 ہو جائے گی۔ ترجمان نے بتایا کہ ایئر بس اے 320 طیاروں کی تعداد 12 تک پہنچنے کی توقع ہے جب کہ پی آئی اے کے منصوبے کے تحت اے ٹی آر طیاروں کی تعداد 2 ہو جائے گی۔ یہ فلیٹ اپ گریڈ 2025 کیلئے پی آئی اے کے جارحانہ آپریٹنگ پلان کے مطابق ہیں۔ ترجمان کے مطابق قومی ایئر لائن اپنے نیٹ ورک کو بڑھانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے نئے فضائی روٹس سے بیرون ملک مقیم تارکین کو کم خرچ سفری سہولت دستیاب ہوگی، پی آئی اے کی بروقت روانگی کی شرح 90 فیصد سے تجاوز کر رہی ہے جو ملک زیادہ ہے۔

ازبکستان اور کراچی کے درمیان براہ راست پروازیں شروع ہوں گی

ازبکستان کے سفیر نے یہ اعلان کراچی کے اپنے سرکاری دورے کے دوران ٹی ڈی اے پی اور چیمبر میں تاجر برادری سے ملاقات میں کیا

رواں سال کراچی میں میڈ ان ازبکستان صنعتی نمائش کے منصوبے کا اعلان، اس سے اقتصادی تعلقات مزید مضبوط ہوں گے، ازبک سفیر

ازبکستان نے رواں سال ازبکستان اور کراچی کے درمیان براہ راست پرواز کے نئے روٹ کو متعارف کرانے کے منصوبے کا اعلان کرتے ہوئے اسے دونوں ممالک کے درمیان قریبی تعلقات کو فروغ دینے کے لیے ایک اہم قدم قرار دیا ہے۔ ازبکستان کے سفیر نے یہ اعلان کراچی کے اپنے سرکاری دورے کے دوران ٹریڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی آف پاکستان (ٹی ڈی اے پی)، کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (کے سی سی آئی) اور تاجر برادری کے اراکین سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے ازبکستان اور پاکستان کے درمیان تاریخی اور برادرانہ تعلقات پر روشنی ڈالی جو مشترکہ ثقافتی اور مذہبی وابستگیوں پر مبنی ہیں۔ ازبکستان کے سفیر نے اقتصادی تعاون اور تزویراتی تعاون کو بڑھانے کے لیے جاری کوششوں پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہماری دونوں قومیں علاقائی رابطوں کے طویل انتظار کے وژن کی تکمیل کی بدولت پہلے سے کہیں زیادہ قریب ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ازبکستان نے ستمبر 2023 میں پاکستانی شہریوں کے لیے ایک آسان ویزا نظام نافذ کیا جس سے کاروباری اور سیاحوں کے سفر کو آسان بنایا گیا، یہ اقدام تاشقند اور لاہور کے درمیان حال ہی میں شروع کی گئی براہ راست پروازوں کے ساتھ عوام سے لوگوں کے روابط کو فروغ دینے اور باہمی افہام و تفہیم کو فروغ دینے کے لیے ازبکستان کے عزم کو واضح کرتا ہے۔ تجارتی صلاحیت کو اجاگر کرتے ہوئے ازبکستان کے سفیر نے کہا کہ ازبکستان اور پاکستان کے درمیان باہمی تجارت گزشتہ پانچ سالوں میں تین گنا بڑھ گئی ہے جو کہ 2019 میں 122 ملین ڈالر سے بڑھ کر 2023 میں 387 ملین ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے گزشتہ جون میں تاشقند میں منعقد ہونے والی میڈ ان پاکستان سنگل کنٹری نمائش کی کامیابی کو بھی سراہا جس نے دونوں ممالک کے تاجروں کو نئے تجارتی اور سرمایہ کاری کے معاہدوں کے لیے ایک انمول پلیٹ فارم فراہم کیا۔ اس رفتار کو آگے بڑھاتے ہوئے انہوں نے اس سال کے آخر میں کراچی میں میڈ ان ازبکستان صنعتی نمائش کے منصوبوں کا اعلان کیا، اس اعتماد کا اظہار کیا کہ اس سے اقتصادی تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔ ازبکستان کے سفیر نے کے سی سی آئی کے ایک وفد کو ازبکستان کا دورہ کرنے اور بخارا، سردریا، سورکھوندریا اور کاشکریہ جیسے خطوں میں سرمایہ کاری کے مواقع تلاش کرنے کی دعوت دی۔ انہوں نے اس طرح کے دوروں کے دوران حکومت سے کاروبار (جی ٹو جی) اور بزنس ٹو بزنس (بی ٹو بی) میٹنگز کی سہولت فراہم کرنے میں ازبک سفارت خانے کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا اور کہا کہ ازبکستان سرمایہ کاری کے لیے ایک محفوظ، سازگار، اور آزادانہ ماحول پیش کرتا ہے۔ انہوں نے پاکستانی کاروباریوں پر زور دیا کہ وہ مختلف شعبوں میں مواقع سے فائدہ اٹھائیں جہاں سندھ سبقت حاصل کرتا ہے۔ انہوں نے تجارت اور سرمایہ کاری کے امکانات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کاروباری وفود کے دوروں کے ساتھ بی 2 بی میٹنگز کے انعقاد کے خیال کا بھی خیر مقدم کیا۔ ازبکستان کے سفیر کے دورے نے علاقائی روابط کو آگے بڑھانے، اقتصادی شراکت داری کو مضبوط بنانے اور گہرے دوطرفہ تعلقات کو فروغ دینے کے لیے دونوں ممالک کے عزم کو اجاگر کیا۔

الیکٹرک گاڑیوں کے چارجنگ اسٹیشنز کے لیے بجلی 45 فیصد سستی کرنے کا اعلان

اگلے چند ماہ میں پاکستان خطے میں سستے ترین بجلی فراہم کرنے والا ملک بن جائے گا، وفاقی وزیر اویس لغاری کا پریس کانفرنس میں دعویٰ

وفاقی وزیر توانائی اویس لغاری نے کہا ہے کہ توانائی کے شعبے میں اصلاحات کا عمل جاری ہے، الیکٹرک گاڑیوں کی عوام تک رسائی کے لیے چارجنگ اسٹیشنز کے قواعد وضوابط بنا لیے ہیں، ای وی اسٹیشنز کا بجلی کا ٹیرف 45 فیصد کم کر دیا ہے۔ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے اویس لغاری نے کہا کہ سال 2023 کے 5 ماہ جولائی سے نومبر کے مقابلے سال 2024 میں گردشی قرضے میں کمی آئی، اس عرصے کے دوران ہماری کارکردگی بہتر رہی، تقسیم کار کمپنیوں (ڈسکوز) نے سال 2023 کے ان مہینوں کے دوران 223 ارب کا نقصان کیا جو سال 2024 کے مذکورہ مہینوں میں 170 ارب سے بڑھنے نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز کابینہ کمیٹی برائے توانائی میں وزیراعظم نے ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے

تمام انڈسٹریل زونز کو مساوی بنیادوں پر بجلی فراہم کرنے کا فیصلہ کیا، تمام صنعتی اور اقتصادی زونز سے متعلق طریقہ کار کو تبدیل کیا ہے۔ اویس لغاری کا کہنا تھا کہ الیکٹرک گاڑیوں کی لوگوں تک رسائی کے لیے ای وی چارجنگ اسٹیشنز کے قواعد وضوابط بنا لیے ہیں، گاڑیوں کے لیے چارجنگ اسٹیشنز کا ٹیرف 45 فیصد کم کر دیا ہے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ چارجنگ اسٹیشنز کا ٹیرف 71 روپے 10 پیسے کم کر کے 39 روپے 70 پیسے کر رہے ہیں، چارجنگ اسٹیشنز کا این او سی 15 دنوں میں جاری کیا جائے گا، ہر محلے میں چارجنگ اسٹیشن ہوگا، ای پورٹل کے ذریعے اس حوالے سے اجازت دی جائے گی، 18 سے 20 لاکھ روپے اور ڈیڑھ کروڑ تک سرمایہ لگا کر اس کاروبار کو شروع کیا جاسکتا ہے۔ وفاقی وزیر توانائی نے مزید کہا کہ بین الاقوامی سطح پر اسے بہت بڑی کامیابی سمجھتے ہیں، اچھے ماحول کی طرف مثبت اقدام ہے، موٹر سائیکل، رکشوں، 800 سی سی کی چھوٹی گاڑیوں کے متبادل کے طور پر یہ اقدام عوام کے لیے ایک بہت بڑا موقع ہے۔ اویس لغاری نے کہا کہ بجلی کی قیمتوں میں بڑی حد تک کمی لائی ہے، آئی پی پیز سے لے کر ڈسکوز کی نجکاری تک ہم نے حکومت نے آنے کے بعد ہر مرحلے پر خود کو ثابت کیا ہے، خصوصی سہولت سرمایہ کاری کونسل (ایس آئی ایف سی) کا سازگار ماحول فراہم کرنے میں بہت بڑا کردار رہا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اگلے چند ماہ میں پاکستان خطے میں سستے ترین بجلی فراہم کرنے والا ملک بن جائے گا۔

الیکٹرک وہیکلز کے لیے چارجنگ اسٹیشنز کے منصوبے کو تیزی سے آگے بڑھائے، وزیراعظم

وزیراعظم شہباز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان میں الیکٹرک وہیکلز کو فروغ دینے سے ماحولیاتی آلودگی میں کمی آئے گی، وزارت توانائی نے چارجنگ اسٹیشنز کے لیے بجلی کا ٹیرف 70 روپے سے کم کر کے 40 روپے کر دیا، منصوبہ تیزی سے آگے بڑھایا جائے۔ اسلام آباد میں الیکٹرک وہیکلز کو فروغ دینے کے حوالے سے اقدامات کے جائزہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ دنیا بھر میں ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات پر تشویش پائی جاتی ہے، روایتی ایندھن کی گاڑیوں کے بجائے ماحول دوست توانائی کی حامل الیکٹرک گاڑیوں کو فروغ دے کر آلودگی میں کمی لائی جاسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماحول دوست منصوبے اس حوالے سے انتہائی اہمیت کے حامل ہیں، باکو میں کوپ 29 کے انعقاد کے دوران بھی دنیا کو درپیش کلائمیٹ چینج کے معاملے پر غور کیا گیا اور کئی اقدامات تجویز کیے گئے۔ شہباز شریف نے ہدایت کی کہ وزارت توانائی الیکٹرک وہیکلز کے لیے چارجنگ اسٹیشنز کے منصوبے کو تیزی سے آگے بڑھائے، الیکٹرک وہیکلز کو فروغ دیا جائے گا تو پاکستان کے خزانے پر درآمدی ایندھن کی وجہ سے پڑنے والا زرمبادلہ کا دباؤ کم ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مہنگی بجلی کی وجہ سے الیکٹرک وہیکلز کے کلچر کو فروغ دینا مشکل تھا، تاہم وزارت توانائی نے چارجنگ اسٹیشنز کے لیے قیمتوں میں 45 فیصد کمی کا اعلان کیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ میں وزیر توانائی اویس لغاری اور ان کی ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے انتھک محنت کر کے یہ کارنامہ سرانجام دیا، اس سے سرمایہ کاروں کو حوصلہ ملے گا اور وہ اس شعبے میں پیسہ لگائیں گے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اس حوالے سے تشہیری مہم کا آغاز کیا جائے، یہ بہت اچھا اقدام ہے اور اس سے ماحول میں نمایاں بہتری آنے کی توقع ہے۔

آئندہ 2 سال کے دوران الیکٹرک گاڑیوں کے لیے 3 ہزار چارجنگ اسٹیشنز بنائے جائیں گے

حکومت پاکستان کی الیکٹریکل وہیکل پالیسی 2025 تا 2030 کے تحت ملک میں آئندہ 2 سال کے دوران الیکٹرک گاڑیوں کے لیے 3 ہزار چارجنگ اسٹیشنز بنائے جائیں گے۔ اردو نیوز کی رپورٹ کے مطابق چارجنگ اسٹیشنز کے لیے ملک کی 2 نجی کمپنیوں ملک انٹرپرائزز اور انڈس ویلی نے حکومت پاکستان کے اشتراک سے چین کی کمپنی ایڈم گروپس کے ساتھ معاہدہ کیا ہے۔ پاکستانی کمپنی ملک انٹرپرائزز کے مالک ملک خدا بخش نے بتایا کہ آنے والے 2 سال پاکستان میں الیکٹرک گاڑیوں کے مستقبل کے حوالے سے انقلابی ثابت ہوں گے۔

تاہم آٹو موبائل انڈسٹری سے منسلک افراد یہ سمجھتے ہیں کہ حکومتی منصوبہ بندی یا اعلانات پاکستان میں الیکٹرک گاڑیوں کے استعمال میں اضافے کی وجہ نہیں بن سکتے، اس ضمن میں حکومت کو ٹھوس اور قابلِ عمل اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ انرجی وہیکل پالیسی کے تحت سال 2030 تک ملک میں مجموعی طور پر 30 فیصد تک الیکٹرک گاڑیاں استعمال میں لائی جائیں گی۔ ملک خدا بخش نے بتایا کہ دو پاکستانی کمپنیاں حکومت پاکستان کے اشتراک سے چینی کمپنی کے ساتھ مل کر اگلے 2 برسوں میں 3 ہزار چارجنگ اسٹیشنز لگائیں گی اور اگلے 2 ہفتوں میں چارجنگ اسٹیشنز لگنا شروع ہو جائیں گے۔ ملک خدا بخش نے کہا کہ اس وقت ملک بھر میں الیکٹرک گاڑیوں کے لیے محض 11 سے 13 چارجنگ اسٹیشنز ہیں، ہم حکومتِ پاکستان اور چینی کمپنی کی مدد سے جنوری کے آغاز سے ہی چارجنگ اسٹیشنز لگانا شروع کر دیں گے جن کی تعداد کو 3 ہزار تک بڑھایا جائے گا، تاہم ابتدا کراچی، لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد، ملتان جیسے بڑے شہروں سے ہوگی، یہ سلسلہ اسلام آباد سے کراچی موٹر وے تک پھیلایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ 2 سال میں چاروں صوبائی دارالحکومتوں، کشمیر اور گلگت بلتستان تک الیکٹرک گاڑیوں کے چارجنگ اسٹیشنز قائم کر دیے جائیں گے۔ اسی مناسبت سے حکومت کی جانب سے ملک میں الیکٹرک گاڑیوں کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ چارجنگ اسٹیشنز لگائے جانے کی حکمتِ عملی بنائی گئی ہے۔ پاکستان میں لگائے جانے والے چارجنگ اسٹیشنز بجلی کے ساتھ ساتھ سولر پر بھی چل سکیں گے، یہ چارجنگ اسٹیشنز دن میں سولر اور پھر رات میں بجلی پر چلیں گے۔

آٹو موبائل انڈسٹری کے ماہر سنیل منج کے خیال میں اس وقت تک پاکستان میں الیکٹرک گاڑیوں کے لیے کوئی بڑا نیٹ ورک نہ ہونے کی وجہ سے اس شعبے میں مستقبل قریب میں بھی کوئی بڑی تبدیلی رونما ہوتی ہوئی دکھائی نہیں دے رہی۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت پاکستان میں الیکٹرک گاڑیوں کی مجموعی تعداد ہی 2 ہزار کے لگ بھگ ہے، دوسری جانب الیکٹرک گاڑیوں کے لیے ایک درجن سے بھی کم چارجنگ اسٹیشنز قائم ہیں، اس صورتحال میں پاکستان میں الیکٹرک گاڑیوں سے منسلک کاروبار میں سرمایہ کاری کرنے والوں کے لیے خدشات موجود رہیں گے۔ سنیل منج نے کہا کہ حکومت کو پاکستان میں الیکٹرک گاڑیوں کے لیے مکمل نیٹ ورک قائم کرنے کی ضرورت ہے، الیکٹرک گاڑیوں کے استعمال میں اگر کوئی انقلابی تبدیلی آ بھی سکتی ہے تو وہ موٹر سائیکلوں یا رکشوں کے حوالے سے آسکتی ہے اور فور ویلر گاڑیوں کے استعمال میں بڑے اضافے کے فی الحال امکانات نہیں ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ کسی بھی ملک میں ٹیکنالوجی کا استعمال وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتا ہے، الیکٹرک گاڑیوں کے استعمال میں بھی راتوں رات بڑا اضافہ نہیں ہو سکتا، اس لیے حکومت کو ایک جامع منصوبے کے تحت آگے بڑھنا ہوگا۔ آٹو موبائل انڈسٹری کے ایک اور ماہر سید علی رضا نے اپنا تبصرہ کرنے سے قبل سوال اٹھایا کہ کیا ان چارجنگ اسٹیشنز کا حال بھی کچھ عرصہ بعد سی این جی اسٹیشنز جیسا نہیں ہو جائے گا؟ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں آنے والی مختلف حکومتیں الیکٹریکل وہیکلز کے استعمال میں اضافے کے اعلانات کرتی رہی ہیں مگر ہوم ورک نہ ہونے کی وجہ سے انہیں کامیابی نہیں مل سکی، اسی طرح جب پاکستان میں سی این جی اسٹیشنز لگائے گئے تو ان کے حوالے سے بھی کوئی پائیدار حکمت عملی ترتیب نہیں دی گئی تھی جس کے باعث آج سی این جی اسٹیشنز ویران پڑے ہیں۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ پہلے اپنا ہوم ورک مکمل کرے اور پھر ایسی پالیسیوں پر کام شروع کرے تاکہ کامیابی کے امکانات زیادہ سے زیادہ ہوں۔

مس انفارمیشن، آئندہ سالوں میں پاکستان کے لئے سنگین خطرہ

مس انفارمیشن اور گمراہ کن بیانیے سے متاثر ہونے والے ممالک کی فہرست میں پاکستان بھی شامل ہوگیا، گلوبل رسک رپورٹ

دنیا بھر کے ماہرین نے جھوٹی معلومات اور غلط بیانیے کو آئندہ دو سالوں میں کئی ممالک کے لیے ایک سنگین چیلنج قرار دیا ہے، میڈیا

جھوٹی معلومات اور غلط بیانیے کا مسئلہ نہ صرف معاشرتی بلکہ اقتصادی، سیاسی اور ماحولیاتی شعبوں پر بھی گہرے اثرات ڈال رہا ہے

جھوٹی معلومات کو روکنے کے لیے قانون سازی، سماجی شعور اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کی شفافیت کے لیے اقدامات بھی ضروری ہیں

> پاکستان میں مس انفارمیشن کے ذریعے فرقہ واریت، مذہبی تنازعات اور سماجی تقسیم کو ہوا دی جا رہی ہے، جس سے ملک میں معاشرتی ہم آہنگی متاثر ہو رہی ہے بھارت میں یہ خطرہ پہلے نمبر پر ہے اور امریکا میں چھٹے نمبر پر ہے برطانیہ اور میکسیکو اس فہرست میں گیارہویں نمبر پر ہیں، انڈونیشیا میں یہ خطرہ اٹھارہویں نمبر پر آتا ہے

جھوٹی معلومات یا مس انفارمیشن دنیا کو درپیش سب سے بڑے خطرات میں سے ایک بن چکی ہے۔ بین الاقوامی ادارے کی رپورٹ کے مطابق مس انفارمیشن اور گمراہ کن بیانیے سے متاثر ہونے والے ممالک کی فہرست میں پاکستان بھی شامل ہوگیا۔ عالمی اقتصادی فورم کی 2024 کی گلوبل رسک رپورٹ کے مطابق دنیا بھر کے ماہرین نے جھوٹی معلومات اور غلط بیانیے کو آئندہ دو سالوں میں کئی ممالک کے لیے ایک سنگین چیلنج قرار دیا ہے۔ یہ مسئلہ نہ صرف معاشرتی بلکہ اقتصادی، سیاسی اور ماحولیاتی شعبوں پر بھی گہرے اثرات ڈال رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان بھی اس مسئلے سے شدید متاثر ہو رہا ہے۔ پاکستان میں جھوٹی معلومات اور گمراہ کن غلط بیانیے کے خطرات آئندہ دو سالوں میں سب سے زیادہ اہم چیلنجز میں شامل ہو سکتے ہیں اور جھوٹی معلومات کا یہ خطرہ ملک کو درپیش مجموعی چیلنجز میں چوتھے سے چھٹے نمبر پر ہے۔ پاکستان میں مس انفارمیشن کے ذریعے فرقہ واریت، مذہبی تنازعات اور سماجی تقسیم کو ہوا دی جا رہی ہے جس سے معاشرتی ہم آہنگی متاثر ہو رہی ہے۔ یہ مسئلہ نہ صرف سماجی انتشار بلکہ سیاسی بے چینی، جمہوری اداروں کی ساکھ اور عوامی اعتماد کو متاثر کر رہا ہے۔ بھارت میں یہ خطرہ پہلے نمبر پر ہے اور امریکا میں چھٹے نمبر پر ہے جبکہ برطانیہ اور میکسیکو اس فہرست میں گیارہویں نمبر پر ہیں۔ انڈونیشیا میں یہ خطرہ اٹھارہویں نمبر پر آتا ہے۔ عالمی اقتصادی فورم کے تجزیے کے مطابق، اگر اس مسئلے کو قابو نہ کیا گیا تو یہ جمہوری اداروں کو کمزور کرنے اور سیاسی عدم استحکام کا باعث بن سکتا ہے۔ جھوٹی معلومات کے اس بڑھتے ہوئے طوفان کو روکنے کے لیے، نہ صرف قانون سازی بلکہ سماجی شعور، تعلیمی اصلاحات، اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کی شفافیت کے لیے بھی اقدامات ضروری ہیں۔

سائبر کرائم کی روک تھام کے لئے نئے طریقہ کار پر غور

حکومت قوانین کو موثر بنانے کیلیے الیکٹرانک کرائمز کی روک تھام کے قانون (پیکا) 2016 میں ترمیم کا ارادہ رکھتی ہے

وزیر اعظم نے پیکا 2016 میں پائی جانے والی کمزوریوں اور خامیوں کو دور کرنے کے لیے ایک ٹاسک فورس تشکیل دی تھی

فیک نیوز تشویش کا باعث ہیں لیکن طاقت کے ذریعے اس کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا، سینئر رکن پی ایف یو جے ناصر زیدی

حکومت سوشل میڈیا کے مواد کو ریگولیٹ کرنے کے لیے اپنے سائبر کرائم قوانین کو موثر بنانے کیلیے الیکٹرانک کرائمز کی روک تھام کے قانون (پیکا) 2016 میں ترمیم کا ارادہ رکھتی ہے ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق پیکا قانون میں ترمیم کے حکومتی ارادے کا انکشاف کابینہ ڈویژن کے پارلیمانی سیکریٹری ساجد مہدی نے حال ہی میں قومی اسمبلی میں کیا تھا، انہوں نے کہا تھا کہ حکومت اس قانون کو اپ گریڈ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے کیونکہ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) کے پاس سائبر کرائمز سے نمٹنے کی محدود صلاحیت ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر جعلی خبروں کے بارے میں توجہ دلاؤ نوٹس کے جواب میں کہا تھا کہ ہم نے وی پی این کو بلاک کرنے اور ایکس (ٹویٹر) کو بلاک کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن معاملہ زیادہ سنگین ہے اور وزیر اعظم نے پیکا 2016 میں پائی جانے والی کمزوریوں اور خامیوں کو دور کرنے کے لیے ایک ٹاسک فورس تشکیل دی ہے، ساجد مہدی کے مطابق اس ترمیم کو لانے کا ایک اور مقصد فوری انصاف ہے۔ اسی طرح کے ایک بیان میں وزیر مملکت برائے آئی ٹی اینڈ ٹیلی کام شزہ فاطمہ نے کہا تھا کہ حکومت سائبر کرائم قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف تیز ٹرائل کے لیے کام کر رہی ہے۔ تاہم، اس طرح کے معاملات کو ایک مخصوص ٹریبونل کے ذریعے فوری انجام تک پہنچانے کا اقدام پہلے ہی تعطل کا شکار ہے، ٹیلی کمیونیکیشن اپیلٹ ٹریبونل کے قیام کا اعلامیہ 28 ستمبر 2024 کو شائع کیا گیا تھا لیکن وزارت قانون نے تین ماہ گزرنے کے باوجود اس کی تشکیل کا اعلامیہ جاری نہیں کیا ہے۔ اس ٹریبونل کی تجویز پی ٹی آئی نے مارچ 2020 میں پیش کی تھی اور دسمبر 2023 میں وزارت قانون و انصاف نے اس وقت کے صدر ڈاکٹر عارف علوی کی جانب سے منظور کردہ ٹیلی کام اپیلٹ ٹریبونل آرڈیننس کو باضابطہ طور پر نوٹیفائی کیا تھا تاہم پارلیمنٹ پیش نہ کیے جانے کے باعث یہ آرڈیننس ختم ہوگیا تھا۔ ڈان سے بات کرتے ہوئے وزارت داخلہ کے ایک افسر نے بتایا کہ وزارت قانون پیکا 2016 کے تحت دائر مقدمات کے لیے اپیلٹ ٹریبونلز کے قیام پر کام کر رہی ہے، جس تیز ٹرائل کی اجازت مل جائے گی۔ پیکا میں ترامیم کے بارے میں اہلکار نے مزید کہا کہ سائبر کرائمز قانون میں 'سب سے سنگین' خامی یہ تھی کہ اس میں ریاستی اداروں کے خلاف آن لائن ہتک عزت کی کوئی سزا نہیں تھی۔ پیکا قانون 2016 کا سیکشن 37 جس کا عنوان 'غیر قانونی آن لائن مواد' ہے، کہتا ہے کہ 'اس قانون کے تحت اتھارٹی کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اسلام کی شان یا سالمیت، پاکستان یا اس کے کسی حصے کی سلامتی یا دفاع، امن عامہ، شائستگی یا اخلاقیات، یا توہین عدالت سے متعلق یا کسی جرم کو کرنے یا اس پر اکسانے کے لیے کسی بھی معلوماتی نظام کے ذریعے پھیلائی گئی کسی معلومات تک رسائی کو روکے یا ہٹائے یا روکنے یا ہٹانے کی ہدایات جاری کرے۔

چین میں یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام، اور گوگل کے بغیر زندگی کا تجربہ

没有 YouTube、Facebook、Instagram 和 Google 的中国生活体验

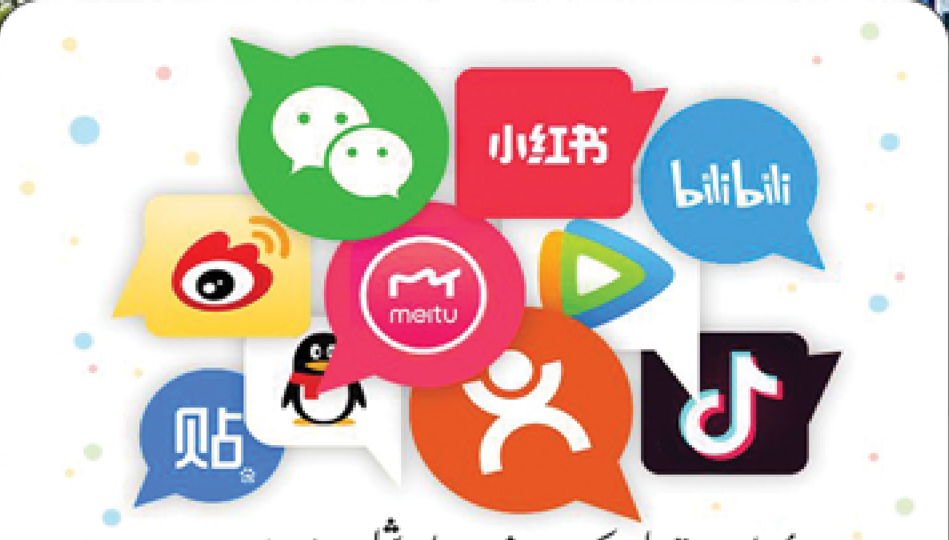

چائنا میں استعمال کیے جانے والے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز

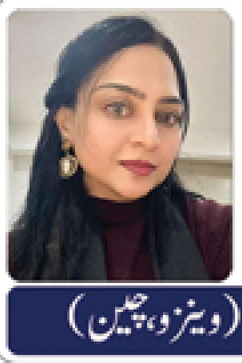
نئے جہاں کی تلاش
ارم زہرا (وینزو، چین)

چین میں قیام کا دوسرا سورج طلوع ہو چکا تھا۔ بارش مسلسل برس رہی تھی، جیسے آسمان اپنے راز زمین پر کھول رہا ہو۔ کل مسٹر چاؤ نے کہا تھا کہ یہاں چھتری کے بغیر زندگی کا تصور ممکن نہیں، اور آج یہ بات سچ ثابت ہو رہی تھی۔ بارش کے نرم قطرے میرے وجود کو جھنجھوڑ رہے تھے، اور میں سوچ رہی تھی کہ شاید یہ سرزمین اپنے مسافروں کو خوش آمدید کہنے کا یہی طریقہ رکھتی ہے۔

لیکن خوش آمدید کہنے کے اس انداز میں ایک چیلنج بھی تھا۔ ہمیں حلال کھانے کی تلاش تھی، جو کسی بھی اجنبی ملک میں ایک مسلمان کے لیے اولین ترجیح ہوتی ہے۔ میرے ہسبینڈ کے ایک کولیگ نے بتایا کہ یہاں ایک حلال ریستوران ہے جس کا نام ''ابودو'' ہے اور یہ خبر ہمارے لیے نعمت سے کم نہیں تھی۔ بارش میں بھیگتے ہوئے، ہم اس ریستوران کی سمت روانہ ہوئے، دل میں ایک عجیب سی خوشی اور بے چینی لیے کہ شاید ان کے کھانے کا ذائقہ پاکستان کی یادوں کو زندہ کر دے۔

راستے میں وینزو کی گلیاں ہمارے قدموں کے نیچے جیسے زندہ تھیں۔ چمکتی سڑکیں، آسمان سے باتیں کرتی عمارتیں ہر منظر، اور ہر اجنبی چہرہ اپنے اندر کئی کہانیاں چھپائے ہوئے تھا۔ بارش کے ساتھ ان گلیوں کی خاموشی اور گہرائی کچھ ایسی تھی کہ گویا وقت رک سا گیا ہو۔ اور ہم اجنبی مسافر کی طرح ان کہانیوں کا حصہ بننے جا رہے ہوں

یہ سفر صرف حلال کھانے کی تلاش کا نہیں تھا۔ یہ اپنے آپ کو ایک نئی دنیا میں ڈھالنے کا، اجنبیوں میں اپنے لیے جگہ بنانے کا، اور ان تجربات کو اپنے دل میں محفوظ کرنے کا تھا جو زندگی کو مزید خوبصورت بناتے ہیں۔

گو کہ 'چین'، کا ہر منظر ایک داستان سناتا ہے اور ہر گلی ایک خواب دکھاتی ہے، یہاں سب سے بڑا چیلنج زبان کا تھا۔ میں نی ہاؤ اور شِشی کے درمیان ایسی گم تھی جیسے باقی دنیا کسی اور سیارے پر جا بسی ہو۔ یہاں نہ گوگل چلتا ہے، نہ یوٹیوب، نہ فیس بک اور نہ انسٹاگرام۔ ایسا لگتا ہے جیسے کسی قدیم بادشاہ کے قلعے میں قید کر دیے گئے ہوں جہاں باہر کی دنیا سے رابطہ صرف ایک خفیہ پیغام رساں کبوتر کے ذریعے ممکن ہو۔

یہاں ''وی چیٹ'' تھا، جو ہر مقامی شخص کے لیے زندگی کا دوسرا نام تھا۔ اور ''علی پے'' تو جیسے ان کی رگوں میں دوڑتا خون تھا، بغیر اس کے نہ کھانے کو کچھ ملتا ہے اور نہ رہنے کی جگہ، میں اپنے پرس میں موجود کیش کو حسرت سے دیکھ رہی تھی، جو زمانہ قدیم کے سکوں کی طرح بیکار ہو چکا تھا۔

یہاں زبان کا مسئلہ ایسا ہے کہ آپ اگر ''واش روم'' کا پوچھیں، تو لوگ آپ کو ''گرین ٹی'' کی طرف لے جائیں۔ اور اگر کھانے کے لیے ''چکن'' طلب کریں، تو آپ کے سامنے ایک مسکراتا ہوا چہرہ چکن لے آئے۔ ہر بات کو سمجھانے کے لیے گوگل ٹرانسلیٹ کو استعمال کیا جاتا، جو اکثر خود بھی بے بس ہو کر کوئی ایسا ترجمہ کرتا کہ ہم سوچتے، شاید یہ چینی زبان کا کوئی شاعرانہ پہلو ہے۔ اور یہ شاعرانہ انداز بغیر وی پی این کے مکمل نہیں ہو سکتا......

وہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز جو چائنا میں استعمال نہیں کیے جا سکتے

یہاں کیش کے سارے معاملات ''علی پے'' ایپ کے ذریعے حل ہوتے ہیں، ایک موبائل ایپ جس کے بغیر آپ ایک گلاس پانی بھی نہیں خرید سکتے۔ کوئی پھل لینا ہو، ٹیکسی کرنی ہو یا کافی کا کپ

پیتا ہو، ہر جگہ موبائل فون کا بارکوڈ اسکین ہوتا ہے، اور رقم "چپ چاپ" ڈیجیٹل دنیا میں غائب ہو جاتی ہے۔

میں نے سوچا اب ہم بھی ایپ کی دنیا کے مسافر بن جاتے ہیں"، لیکن پھر اگلا دھچکا وی چیٹ نے دیا۔ یہاں کی دنیا وی چیٹ پر گھومتی ہے، بات چیت ہو، بل ادا کرنا ہو یا راستہ پوچھنا ہو، سب کچھ وی چیٹ سے ہوتا ہے۔ جسے ایکٹیویٹ کرنے کے لیے پہلے چائنیز سم خریدنی ہوتی ہے......

چین میں جو سب سے بڑا مسئلہ ہے وہ زبان کا مسئلہ ہے۔

یہاں بات چیت کا سادہ طریقہ ترجمہ ہے، گویا آپ کسی غیر ملکی ملک میں نہیں، بلکہ ایک عالمی زبانوں کے میلے میں کھڑے ہیں۔ ایک طرف آپ کی موبائل ایپ میں ٹرانسلیٹر کھلا ہوتا ہے اور دوسری طرف آپ کے سامنے چینی زبان کا ایک سمندر، جو سمجھ نہیں آتا مگر اس میں غوطے لگانے پڑتے ہیں۔

چین میں قدم رکھتے ہی جو سب سے پہلا لفظ آپ سیکھتے ہیں وہ ''نی ہاؤ'' ہوتا ہے، جو کہ ''ہیلو'' کے مترادف ہے، اور پھر ''شئی شئی'' آجاتا ہے، جو ''شکریہ'' کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ یہ دو الفاظ ہی چین میں آپ کے تمام تر سماجی تعلقات کے لیے کافی ہوتے ہیں۔ باقی کی باتیں گوگل ترجمہ یا ہاتھوں کے اشاروں پر منحصر ہوتی ہیں۔

زبان کے مسائل سے تو خیر نکل نہیں سکتے مگر سب سے زیادہ دل تب ٹوٹا جب معلوم ہوا کہ یہاں یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام، اور گوگل سب بند ہیں۔ یہ تو ایسا ہی تھا جیسے کسی پرندے کو پنجرے میں ڈال دیا جائے اور کہا جائے، "اب گنگناؤ!" فارنرز کے لیے یہ سب کسی امتحان سے کم نہیں۔ لیکن چین کی یہ دنیا، اپنی تمام تر عجیب و غریب پابندیوں اور اصولوں کے ساتھ، اتنی مختلف اور منفرد ہے کہ بندہ حیران رہ جاتا ہے۔ جیسے کسی پرانی کتاب کا صفحہ پلٹ رہا ہو، جہاں ہر چیز آپ کے فہم سے بالاتر ہو، لیکن پھر بھی دلکش۔

خیر، بات ہو رہی تھی حلال ریستوران تک پہنچنے کی، ہماری چینی لغت ابھی دو الفاظ سے زیادہ نہیں تھی اور گوگل پر پابندی نقشوں اور ترجموں سے محروم کر رہی تھی۔....

بحرحال ٹیکسی کی مدد سے ہم اس مشہور مسلم ریستوران تک پہنچ ہی گئے۔ یہ جگہ نہ صرف وینزو بلکہ پورے چین میں اپنی خاص شہرت رکھتی ہے۔ یہاں کے باربی کیو، نان، چائنیز نوڈلز کا ذکر ہر مسافر کی زبان پر ہوتا ہے جو حلال کھانے کی تلاش میں ہوتا ہے۔

ریستوران میں داخل ہوتے ہی ایک عجیب سا سکون محسوس ہوا۔ ماحول نہایت دلکش تھا، اور ترکی انداز کی ڈیکوریشن نے ایک الگ ہی رنگ جما رکھا تھا۔ دیواروں پر خطاطی کے نمونے اور چھت سے لٹکتے خوبصورت فانوس دل کو بھلے لگ رہے تھے۔ فانوسوں کی روشنی مدھم مگر پرکشش تھی، اور ترکی طرز کی آرائش نے ایک ایسا احساس دیا جیسے ہم کسی قدیم شاہی محل میں قدم رکھ چکے ہوں۔

میزوں پر صاف ستھری ترتیب کے ساتھ پانی کے جگ رکھے تھے، جن میں لیموں کے چند سلائسز تیر رہے تھے۔ یہ ایک ایسی روایت تھی جو دل کو خوش کر دیتی ہے کہ پانی خریدنا نہیں پڑتا۔ چین کے تقریباً ہر ریستوران میں یہی معمول ہے کہ پانی کا جگ اور ساتھ میں گرین ٹی مفت پیش کی جاتی ہے۔ گرین ٹی کا ذائقہ گلاب کی پتیوں جیسا تازگی بھرا تھا، اور یہ پیشکش کسی بھی ریستوران یا حتیٰ کہ کسی فائیو اسٹار ہوٹل میں بھی انتہائی کم قیمت یا بلا معاوضہ ملتی ہے۔

یہاں کی گرین ٹی اور پانی صرف پیاس بجھانے کا ذریعہ نہیں تھے، بلکہ یہ ایک ایسی روایت کی عکاسی کرتے تھے جو چینی مہمان نوازی کی بنیاد ہے۔ جیسے ہی ہم نے باربی کیو اور نوڈلز کا آرڈر دیا، کچن سے آتی خوشبو نے بھوک کو اور بڑھا دیا۔ اس ریستوران کا ماحول ایسا تھا جیسے آپ کسی اجنبی جگہ پر نہیں بلکہ اپنے کسی قریبی دوست کے گھر بیٹھے ہوں۔

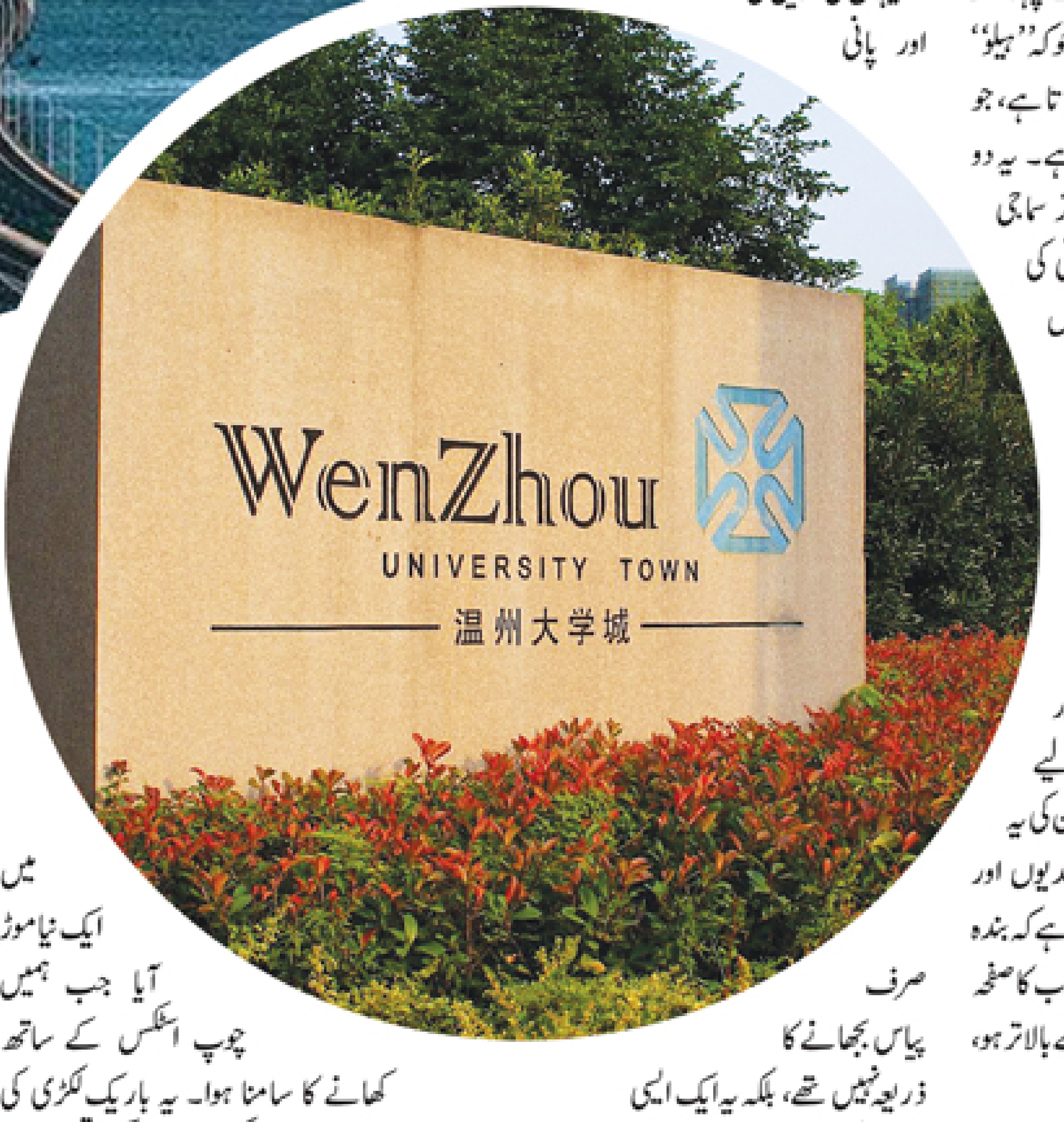

کھانے کی پلیٹیں جب میز پر آئیں تو وہ ذائقے اور خوشبو کے لحاظ سے ہماری توقعات سے بڑھ کر تھیں۔ باربی کیو کے مسالے اور نوڈلز کا ذائقہ منفرد اور مزیدار تھا۔ ایک لمحے کے لیے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے ہم اپنے وطن کے کسی ریستوران کے ذائقے چکھ رہے ہوں۔

لیکن کہانی میں ایک نیا موڑ آیا جب ہمیں چوپ اسٹکس کے ساتھ کھانے کا سامنا ہوا۔ یہ باریک لکڑی کی چھڑیاں ہمارے لیے کسی معمہ سے کم نہ تھیں۔ ہر نوالہ لینے کی کوشش کے ساتھ ہی کھانے کا ٹکڑا فرار ہونے کی کوشش کرتا۔ چند منٹوں کی جدوجہد کے بعد، ہم نے ہتھیار ڈال دیے اور آخرکار ویٹر کو ریکویسٹ کی کہ بھائی، ہمیں چمچ اور کانٹے لا دیں، ورنہ آج کھانے کے بغیر ہی لوٹنا پڑے گا۔

ویٹر مسکراتے ہوئے چمچ اور کانٹے لے آیا، یوں لگتا تھا جیسے ہم نے کوئی بڑی جنگ جیت لی ہو۔ چمچ ہاتھ میں آتے ہی کھانے کا لطف دوگنا ہو گیا۔ نوڈلز اور باربی کیو کے ذائقے نے ہمیں مکمل طور پر مسحور کر دیا۔

یہاں کھانے کے دوران یہ احساس شدت سے ہوا کہ مسلم ریستوران نہ صرف کھانے کے ذائقے کے لیے مشہور ہیں بلکہ ان کی گرم جوشی اور مہمان نوازی بھی انہیں خاص بناتی ہے۔ یہ ایک ایسی جگہ تھی جہاں زبان اور کلچر کی تمام رکاوٹیں ختم ہو گئیں، اور صرف کھانے کا مزہ اور مہمان نوازی باقی رہ گئی۔

ریستوران سے باہر نکلتے ہی بارش نے ہمیں ایک بار پھر اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ چھتری تانے ہم وینزو کی صاف ستھری، چمکتی ہوئی سڑکوں پر چلنے لگے۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ یہاں کی بارشیں بھی اپنی ذمہ داری نبھاتی ہیں صرف زمین کو نہیں دھوتیں بلکہ ہر چیز کو تازگی کا ایک نیا رنگ دیتی ہیں۔ بازاروں کی ترتیب، دکانوں کی چمک، اور سڑکوں کی صفائی نے ہمیں حیران کر دیا۔ یہ سب کچھ اتنا بے عیب اور منظم تھا کہ جیسے کسی خوبصورت خواب کا حصہ ہو۔

لیکن یہ سوال ہمارے ذہن میں بار بار آ رہا تھا" کیا یہ صفائی اور خوبصورتی مہنگائی کی قیمت پر آتی ہے؟" کیا چین میں زندگی جتنی دلکش نظر آتی ہے، اتنی ہی مہنگی بھی ہے؟

یہ سوالات ہمیں گلیوں اور بازاروں کی کھوج کی طرف لے جا رہے تھے۔ کیا چین کی صفائی، نظام، اور ترقی کی قیمت یہاں کے لوگوں کے لیے بوجھ ہے، یا یہ سب کچھ ایک مثالی توازن کا نتیجہ ہے؟ اگلی قسط میں ہم چین کے بازاروں کی روشنیوں اور ان کی حقیقتوں کو کھوجیں گے،

اور یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ کیا یہ دلکش منظر مہنگائی کے پردے میں چھپا ہوا ہے یا واقعی حقیقی خوشحالی کا عکس ہے۔

تو انتظار کیجیے، کیونکہ یہ کہانی ابھی باقی ہے۔

A Publication of World Kashmir Forum

تحریک آزادیٔ کشمیر کا بے باک ترجمان
جہانِ کشمیر

زیر اہتمام ورلڈ کشمیر فورم

شہداء یادگار کی تعمیر "ورلڈ کشمیر فورم" کا ایک تاریخی کارنامہ